بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم   وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 54

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

شمارہ 43

شرح چندہ
سالانہ 250 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک 10 پونڈ
یا 20 ڈالر امریکن

20 رمضان 1426 ہجری 25 اخاء 1384 ہش 25 اکتوبر 2005

Postal Reg.No PB/0154/2003/TO2005

NO. 1504
ER.M.SALAM SB.
FLAT NO. 704
BLOCK NO. 43
SECTOR-4
NEW SHIMLA -171009

اخبار احمدیہ

قادیان 22 اکتوبر (مسلم ٹی وی احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں الحمد للہ۔ کل حضور نے مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور رمضان المبارک کی برکات اور تلاوت قرآن کریم کیطرف احباب جماعت کو توجہ دلائی۔ احباب حضور پر نور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ و امرہ

جو شخص خدا تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی کرتا ہے وہ گویا اپنے خدا کو راضی کرتا ہے

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ و السلام

ہر شخص کو ہر روز اپنا مطالعہ کرنا چاہئے کہ.... کہاں تک وہ اپنے بھائیوں سے ہمدردی اور سلوک کرتا ہے۔ اس کا بڑا بھاری مطالبہ انسان کے ذمہ ہے حدیث صحیح میں آیا ہے کہ قیامت کے روز خدا تعالیٰ کہے گا کہ میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا نہ کھلایا۔ میں پیاسا تھا اور تو نے مجھے پانی نہ دیا۔ میں بیمار تھا۔ تم نے میری عیادت نہ کی۔ جن لوگوں سے یہ سوال ہوگا وہ کہیں گے کہ اے ہمارے ربّ تو کب بھوکا تھا جو ہم نے کھانا نہ دیا تو کب پیاسا تھا جو پانی نہ دیا اور تو کب بیمار تھا جو تیری عیادت نہ کی۔ پھر خدا تعالیٰ فرمائے گا کہ میرا فلاں بندہ جو ہے وہ ان باتوں کا محتاج تھا مگر تم نے اس کی کوئی ہمدردی نہ کی۔ اس کی ہمدردی میری ہی ہمدردی تھی۔ ایسا ہی ایک اور جماعت کو کہے گا کہ شاباش تم نے میری ہمدردی کی۔ میں بھوکا تھا۔ تم نے مجھے کھانا کھلایا۔ میں پیاسا تھا تم نے مجھے پانی پلایا وغیرہ۔ وہ جماعت عرض کرے گی کہ اے ہمارے خدا ہم نے کب تیرے ساتھ ایسا کیا؟ تب اللہ تعالیٰ جواب دے گا کہ میرے فلاں بندہ کے ساتھ جو تم نے ہمدردی کی وہ میری ہی ہمدردی تھی۔ دراصل خدا تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی کرنا بہت ہی بڑی بات ہے اور خدا تعالیٰ اس کو بہت پسند کرتا ہے اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا کہ وہ اس سے اپنی ہمدردی ظاہر کرتا ہے۔ عام طور پر دنیا میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے کہ اگر کسی شخص کا خادم کسی اس کے دوست کے پاس جاوے اور وہ شخص اس کی خبر بھی نہ لے تو کیا وہ آقا جس کا کہ وہ خادم ہے اس اپنے دوست سے خوش ہوگا؟ کبھی نہیں حالانکہ اس کو تو کوئی تکلیف اس نے نہیں دی مگر نہیں اس نوکر کی خدمت اور اس کے ساتھ حسن سلوک گویا مالک کے ساتھ حسن سلوک ہے۔ خدا تعالیٰ کو بھی اس طرح پر اس بات کی چڑ ہے کہ کوئی اس کی مخلوق سے سرد مہری برتے کیونکہ اس کو اپنی مخلوق بہت پیاری ہے۔ پس جو شخص خدا تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی کرتا ہے وہ گویا اپنے خدا کو راضی کرتا ہے۔....

پس مخلوق کی ہمدردی ایک ایسی شئے ہے کہ اگر انسان اُسے چھوڑ دے اور اس سے دُور ہوتا جاوے تو رفتہ رفتہ پھر وہ درندہ ہو جاتا ہے انسان کی انسانیت کا یہی تقاضا ہے اور وہ اسی وقت تک انسان ہے جب تک اپنے دوسرے بھائی کے ساتھ مروّت، سلوک اور احسان سے کام لیتا ہے اور اس میں کسی قسم کی تفریق نہیں ہے جیسا کہ سعدی نے کہا ہے۔ بنی آدم اعضائے یک دیگر اند

یاد رکھو ہمدردی کا دائرہ میرے نزدیک بہت وسیع ہے کسی قوم اور فرد کو الگ نہ کرے میں آج کل کے جاہلوں کی طرح یہ نہیں کہنا چاہتا کہ تم اپنی ہمدردی کو صرف مسلمانوں سے ہی مخصوص کرو۔ نہیں میں کہتا ہوں کہ تم خدا تعالیٰ کی ساری مخلوق سے ہمدردی کرو۔ خواہ وہ کوئی ہو ہندو ہو یا مسلمان یا کوئی اور میں کبھی ایسے لوگوں کی باتیں پسند نہیں کرتا جو ہمدردی کو صرف اپنی ہی قوم سے مخصوص کرنا چاہتے ہیں۔ اُن میں بعض اس قسم کے خیالات بھی رکھتے ہیں کہ اگر ایک شیرے کے مٹکے میں ہاتھ ڈالا جاوے اور پھر اس کو تلوں میں ڈال کر تل لگائے جاویں تو جس قدر اس کو لگ جاویں اس قدر دھوکا اور فریب دوسرے لوگوں کو دے سکتے ہیں۔ ان کی ایسی بیہودہ اور خیالی باتوں نے بہت بڑا نقصان پہنچایا ہے اور اُن کو قریباً وحشی اور درندہ بنا دیا ہے مگر میں تمہیں بار بار یہی نصیحت کرتا ہوں کہ تم ہرگز ہرگز اپنی ہمدردی کے دائرہ کو محدود نہ کرو اور ہمدردی کیلئے اس

باقی صفحہ نمبر (6) پر ملاحظہ فرمائیں۔

اس رمضان میں اور رمضان کے بعد بھی

خود بھی اور اپنے اہل و عیال کو بھی تلاوت قرآن مجید کی طرف توجہ دلاتے رہیں

ہر آدمی اپنی استعداد کے مطابق قرآن مجید کو سمجھ کر پڑھے اور اس پر عمل بھی کرے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۱/اکتوبر ۲۰۰۵ بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آیت قرآنی اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰھُمُ الْکِتٰبَ یَتْلُوْنَہٗ حَقَّ تِلَاوَتِہٖ اُولٰٓئِکَ یُؤْمِنُوْنَ بِہٖ وَمَنْ یَّکْفُرْ بِہٖ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ (البقرہ ۱۲۲) کی تلاوت فرمائی پھر فرمایا

آج کل یہاں ماشاء اللہ رمضان کی وجہ سے مسجدوں میں درسوں کے سننے کا موقعہ میسر ہے جس میں بہت سے احباب نہایت ذوق و شوق سے شامل ہو رہے ہیں پھر نماز تراویح میں قرآن کریم کا دور مکمل ہو رہا ہے۔ خاصی تعداد اس میں بھی شامل ہو رہی ہے اسی طرح گھروں میں بھی احباب قرآن کریم پڑھ رہے ہیں ماشاء اللہ اکثر احمدی گھروں میں قرآن کریم پڑھنے کی طرف خاص توجہ ہوتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ مومن اس مبارک مہینہ میں اپنے اندر ایک روحانی تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے دوسرے جیسا کہ ہم جانتے ہیں قرآن کو رمضان سے ایک خاص نسبت ہے اس کا نزول اس مہینہ میں شروع ہوا تھا اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مناجات کو سنا اور اپنی رحمت کے دروازے آپ پر کھولے اور دُنیا کو گند اور

باقی صفحہ نمبر (6) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلیشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر نگران بدر بورڈ قادیان۔

غرباء کو بھی اپنی عید کی خوشیوں میں شامل کریں!

یہ شمارہ جب قارئین کے ہاتھوں میں ہوگا عید کی آمد آمد ہوگی اس مناسبت سے عید الفطر سے متعلق ہمارے پیارے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ مبارکہ کی چند جھلکیاں پیش ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ کی طرف روانہ ہونے سے قبل کچھ کھالیا کرتے تھے روایت میں آتا ہے کہ عید الفطر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روانہ نہ ہوتے جب تک کہ کچھ کھانہ لیتے اور عید الاضحیہ میں نہ کھاتے جب تک نماز پڑھ کر آنہ جاتے اور جب آپ نماز پڑھ کر گھر تشریف لے آتے تو پھر قربانی کے گوشت میں سے کھاتے۔ پس عید الفطر کے دن کچھ کھا کر نکلنا مسنون ہے اور اس میں محبت اور ثواب کا پہلو یہ ہے کہ انسان اس نیت سے کھائے کہ میرے پیارے آقا کی یہ سنت ہے پس محض نیت کے شامل کر لینے سے وہ کھانا باعث برکت اور وہ فعل باعث ثواب بن جائے گا ورنہ بغیر نیت کے محض عادتاً کچھ کھالیا تو ایسا کھانا جسم کی سیری کا باعث تو بن سکتا ہے لیکن روح کی طمانیت کا باعث نہیں بن سکتا اور نہ اس پر ثواب کی امید کی جاسکتی ہے۔

حدیث میں آتا ہے کہ ایک صحابی نے نیا گھر بنایا اور بعد تکمیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دعا کے لئے اپنے گھر دعوت دی تا کہ ان کا گھر بابرکت ہو جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کہ یہ کھڑکی تم نے کس لئے رکھی ہے صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ تا ہوا کا گزر ہو سکے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ہی اچھا ہوتا اگر تم یہ کہتے کہ تا اس سے اذان کی آواز آسکے ہوا کا گزر تو ہو ہی جاتا تھا۔

عیدین میں غسل کرنا خوشبو لگانا اور اچھے صاف ستھرے لباس پہننا مسنون ہے ویسے تو اسلام نے عام حالات میں بھی نظافت وطہارت پر بہت زور دیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو طہارت کو نصف ایمان قرار دیا ہے لیکن جب اجتماع واژدھام کے مواقع ہوں تو پھر بطور خاص اس بات کا خیال رکھنا چاہئے تا کہ ایک دوسرے کے قریب ہو کر بیٹھنے اور کھڑے ہونے میں کسی کو تکلیف نہ پہنچے۔

عید کی نماز دو رکعت بغیر اذان اور اقامت کے پڑھی جاتی ہے پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ کے علاوہ سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں کہی جاتی ہیں ہر تکبیر کے ساتھ ہاتھ کانوں تک اٹھا کر پھر اسے کھلا چھوڑ دیا جاتا ہے۔ اس میں دراصل اللہ جل شانہ کی عظمت اور کبریائی کے بیان کرنے اور اس کے اظہار کی طرف اشارہ ہے۔ اور یہ اظہار و بیان عید الاضحیہ میں حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یاد اور آپ کی دعا 'وابعث فیھم رسولا منھم'' کے حوالہ سے اور بھی زیادہ شدت اختیار کر جاتا ہے۔

نماز عید سے قبل اور نماز کے بعد عیدگاہ میں نفل پڑھنا درست نہیں ترمذی شریف میں ابواب العیدین کے تحت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی یہ حدیث درج ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز عید کے لئے روانہ ہوئے اور آپ نے نماز عید پڑھی اور قبل اور بعد اس کے آپ نے کوئی نماز نہ پڑھی اور ایسا ہی ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ چونکہ نماز عید کے معا بعد خطبہ ہے اور خطبہ کے بعد مسلمان ایک دوسرے سے بے حد خوشی اور محبت کے جذبات سے گلے ملتے ہیں اور آپس کے گلے شکوے دور کرتے ہوئے ایک دوسرے کو عید کی مبارک باد دیتے ہیں ایسے میں ہمارے پیارے آقا نے ہمیں تکلیف سے بچانے کے لئے اس موقع پر نفل نماز نہیں رکھی اور ہمیں موقع فراہم کیا کہ عید کے معا بعد ایک دوسرے کے گلے لگ کر اور ہر طرح کے گلے شکوے چھوڑ کر آپس میں رشتۂ اخوت و محبت استوار کریں۔

ہمیں تکلیف سے بچانے کی خاطر آپ نے عید سے قبل بھی نفل نماز ادا نہیں کئے کیونکہ عورتوں بچوں بوڑھوں غرضیکہ پورے گھر کو عید کی تیاری کرنی پڑتی ہے اور آج بھی دیکھنے میں آتا ہے کہ ایک حصہ نمازیوں کا دوڑ بھاگ کر نماز پکڑتا ہے ایسے میں اگر نفل رکھے جاتے تو عید سے قبل اس کی ادائیگی میں مشکل پیش آتی۔

امام کو اس بات کا اختیار ہے کہ وہ اگر مناسب سمجھے تو نمازیوں کا مزید کچھ منٹ انتظار کر لے۔ مقتدیوں کو یہ حق نہیں ہوگا کہ وہ امام کو طے شدہ معین وقت پر نماز کھڑی کرنے کے لئے مجبور کریں۔ اور اسی طرح تاخیر سے پہنچنے والے کو بھی یہ اختیار نہ ہوگا کہ وہ امام سے اس بات پر جھگڑے کہ اس نے وقت پر نماز کیوں کھڑی کی اور کچھ انتظار کیوں نہیں کرلیا۔

حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس راستہ سے عیدگاہ کے لئے تشریف لے جاتے واپسی پر اس کے علاوہ دوسرا راستہ اختیار فرماتے اگر ہمارے لئے ممکن ہو تو ہمیں بھی اس اسوۂ نبوی ﷺ پر عمل کرنا چاہئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسا کرنے میں ایک حکمت یہ بھی تھی کہ زیادہ سے زیادہ اصحاب واحباب سے ملاقات ہو جائے اور زیادہ سے زیادہ لوگ، عورتیں بچے بوڑھے جوان، جو ہر وقت آپ کی دید کے مشتاق ہوتے تھے آپ کی دیدار کا شرف پاسکیں۔

نماز عید سے قبل صدقۃ الفطر کی ادائیگی ضروری ہے یہ ایسا لازمی حکم ہے کہ اس کی عدم تعمیل کے نتیجہ میں انسان گنہگار ٹھہرتا ہے۔ ترمذی شریف میں صدقۃ الفطر کے باب میں یہ حدیث درج ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو صدقۃ الفطر کے بارہ میں اعلان کرنے کے لئے مقرر کیا وہ شخص مکہ کی گلیوں اور راستوں میں یہ اعلان کرتا تھا کہ سنو! صدقۃ الفطر ہر مسلمان پر واجب ہے خواہ وہ مرد ہو یا عورت غلام ہو یا آزاد چھوٹا ہو یا بڑا۔ ایک دوسری حدیث میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقۃ الفطر واجب اور لازم قرار دیا ہے ہر مرد اور عورت پر خواہ وہ آزاد ہو یا غلام ایک صاع غلے میں سے یا ایک صاع جو میں سے یا ایک صاع خشک انگور میں سے پھر لوگوں نے اسے نصف صاع گندم کے برابر قرار دیا۔ (نصف صاع وزن میں دو سیر کے برابر ہوتا ہے)

مذکورہ حدیث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ صدقۃ الفطر کی ادائیگی لازمی ہے حتی کہ نماز عید سے پہلے پہلے پیدا ہونے والے بچے کی طرف سے بھی اس کی ادائیگی ضروری ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز عید سے پہلے پہلے اس کی ادائیگی کی تاکید فرمایا کرتے تھے۔

صدقۃ الفطر دراصل شریعت کی طرف سے کم سے کم مقرر کردہ وہ رقم ہے جو ہر مسلمان کو اپنے غریب اور مسکین بھائیوں کے لئے نکالنا ضروری اور لازمی ہے اگر اسے لازمی قرار نہ دیا جاتا اور محض ترغیب وتحریص کے بعد انسان کی اپنی مرضی پر چھوڑ دیا جاتا تو اکثر مسلمان اس کی ادائیگی سے محروم ہو جاتے۔ جیسا کہ اللہ جل شانہ نے خود اس کی شہادت دی ہے وَكَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا (بنی اسرائیل) اور انسان یقیناً بہت کنجوس واقع ہوا ہے۔ پس اسے انسان کی مرضی پر نہیں چھوڑا گیا بلکہ لازمی قرار دیا گیا تا کہ غرباء ومساکین بھی اپنی عید کے کچھ سامان کرسکیں اور ان کے گھر میں بھی عید میں اچھے پکوان بن سکیں۔ پس صدقۃ الفطر کی ادائیگی میں ہرگز سستی سے کام نہیں لینا چاہئے بلکہ اس کے مقاصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے انتہائی شرح صدر کے ساتھ بروقت اس کی ادائیگی کرنی چاہئے۔

نہ صرف یہ کہ صدقۃ الفطر کی ادئیگی کی جائے بلکہ ایسے موقع پر اپنے غریب بھائیوں کو زیادہ سے زیادہ اپنی عید کی خوشیوں میں شریک کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے خطبہ عید الفطر 19 جنوری 1999ء میں فرماتے ہیں:-

''غریبوں کی عید منائیں جب آپ غریبوں کی عید منائیں گے تو اللہ آپ کی عید منائے گا اور سچی عید کی خوشی تبھی نصیب ہوگی جب آپ غریبوں کے دُکھ درد میں شامل ہوں گے''

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطبہ عید الفطر 26 نومبر 2003ء میں فرماتے ہیں:-

پہلی بات جو عید کے اس خطبے میں میں کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ عید کے دن ہر احمدی جائزہ لیکر نہ صرف ہر غریب احمدی بلکہ غریب غیر احمدی بھائیوں اور ان کے بچوں کو عید کی خوشیوں میں شامل کرے حضور نے فرمایا اگرچہ احمدی اس کا خیال رکھ رہے ہیں لیکن ابھی بھی اس میں بہت گنجائش موجود ہے حضور نے غرباء کی امداد کی مزید وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اس موقع پر صرف مالی مدد کافی نہیں ہے مالی مدد تو وقتی ہوتی ہے اگر ہم کسی غریب کو کوئی کام دیں یا اسے کہیں کام پر لگوادیں تو یہ اس کی مستقل مدد ہوگی اور ممکن ہے کہ آئندہ سال وہ بھی غریبوں کی امداد کے قابل ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں زیادہ سے غریبوں کی عید منانے کی توفیق دے۔ آمین۔ (منصور احمد)

منظوری

صدر و نائب صدر صف دوم مجلس انصار اللہ بھارت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یکم جنوری 2006 تا 31 دسمبر 2007 مزید دو سال کے لئے محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم کی بحیثیت صدر مجلس انصار اللہ بھارت و محترم قاری نواب احمد صاحب کی بحیثیت نائب صدر صف دوم مجلس انصار اللہ بھارت منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لئے یہ اعزاز مبارک کرے۔ (آمین) (ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان)

ALIAA EARTH MOVERS
(Earth Moving Contractor)
Available : Tata Hitachi, Ex200, EX70, JCB, Dozer, etc. on Hire Basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221
Tel= 0671-2378266 (R) 9437078266
(M) 9437276659, 9337271174, 9437378063
Prop. Syed Bashir Ahmad

قارئین کرام کی خدمت میں
عید الفطر کی بہت بہت مبارک باد

خطبہ جمعہ

ہر احمدی کو پیش نظر رکھنا چاہئے کہ جو فرائض اللہ تعالیٰ نے مقرر کئے ہیں ان کو ادا کرنے کی کوشش کرے۔

اللہ تعالیٰ سے اپنے تعلق کو مضبوط کریں۔ اس معاشرے میں جہاں قدم قدم پر گند اور بے حیائی ہے اپنے آپ کو اس سے بچائیں۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ 09 ستمبر 2005ء (09 تبوک 1384 ہجری شمسی) بمقام مسجد نصرت جہاں۔ کوپن ہیگن (ڈنمارک)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

﴿يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ۔ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ۔ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴾

(الصف:11-12)

آپ میں سے جو یہاں اس ملک میں آباد ہیں، بہت سے ایسے ہیں بلکہ شاید چند ایک کے سوا اکثریت ایسوں کی ہے جن کے باپ دادا کو، بزرگوں کو، اللہ تعالیٰ نے احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ ان کی نیکیوں کے سبب، ان کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی۔ یہ انبیاء پہ ایمان اور اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنا بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کفر کی حالت میں بھی کی گئی نیکیوں کو کبھی ضائع نہیں کرتا اور ان کا بدلہ دیتا ہے۔

کہتے ہیں ایک بوڑھا جو آگ کو پوجنے والا تھا، شدید بارش کے دنوں میں ایک دفعہ جبکہ کئی دن سے بارش پڑ رہی تھی، ہر طرف پانی ہی پانی کھڑا تھا، پرندوں کو دانہ کھانے کے لئے کوئی جگہ میسر نہیں تھی۔ تو وہ بوڑھا آتش پرست اپنے گھر کی چھت پہ کھڑا پرندوں کو دانہ ڈال رہا تھا، دانہ پھینک رہا تھا کہ پرندے آکے کھالیں۔ کسی نے دیکھ کر کہا کہ تم آتش پرست ہو، تمہیں اس کا کیا ثواب ملے گا، اگر مسلمان ہوتے تو اس نیکی کا ثواب بھی تمہیں ملتا۔ اس آتش پرست نے، آگ کو پوجنے والے نے کہا کہ ثواب تم نے تو نہیں دینا، تمہیں کیا پتہ خدا میرے ساتھ کیا سلوک کرے، کیونکہ ہر مذہب والے کے دل میں فطرتی طور پر خدا کا تصور بہر حال ہوتا ہے۔ پھر ایک دفعہ یہی مسلمان جس نے اس آتش پرست کو یہ بات کہی تھی، حج کرنے گیا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ آتش پرست بھی وہاں حج کر رہا تھا۔ اس نے پوچھا تم یہاں کس طرح آگئے؟ تو اس آتش پرست نے جواب دیا کہ مَیں نے تمہیں نہیں کہا تھا کہ اگر یہ میری نیکی ہے تو اس کا اجر مجھے ضرور ملے گا۔ دیکھو اللہ تعالیٰ نے اسلام قبول کرنے کی صورت میں اس کا اجر مجھے دیا اور آج میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے حج بھی کر رہا ہوں اور ایمان کی دولت سے مالا مال ہوں۔

تو اللہ تعالیٰ چھوٹی سے چھوٹی نیکی کو بھی ضائع نہیں کرتا۔ پس جن کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت کی توفیق ملی، آپ سے براہ راست فیض پانے کی توفیق ملی اور یوں اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق، اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق عمل کر کے پہلوں یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے ملنے کی توفیق پائی اور اس طرح صحابہ کا درجہ پایا۔ پس یقیناً ان میں نیکی تھی، ان میں اسلام کی گرتی ہوئی حالت دیکھ کر ایک فکر کی کیفیت تھی۔ ان میں خدا تعالیٰ کا قرب پانے کی ایک تڑپ تھی۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ان کی نیکیوں اور ان کی اس تڑپ کی کیفیت کو دیکھتے ہوئے ان کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے، آپ پر ایمان لانے اور پھر اس ایمان پر مضبوط ہوتے چلے جانے کی توفیق عطا فرمائی۔

پھر خلافت اولیٰ اور خلافت ثانیہ کے ابتدائی زمانے میں آپ میں سے بعض کے باپ دادانے، بزرگوں نے بیعت کی، احمدیت قبول کی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ پس ان بزرگوں نے ان نیکیوں کا صلہ پایا جو انہوں نے پہلے کبھی کی تھیں۔ اور یقیناً انہوں نے یہ دعائیں بھی کی ہوں گی کہ ان کی اولادیں بھی اس نعمت سے فیضیاب ہوتی رہیں جو اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا فرمائی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں آپ کے ماننے والوں کی معاشی حالت اتنی اچھی نہیں تھی بلکہ اکثریت معاشی لحاظ سے، مالی لحاظ سے کمزور طبقے سے آئے ہوؤں کی تھی۔ اور انبیاء کو عموماً معاشی لحاظ سے کمزور لوگ ہی مانتے ہیں۔ کیونکہ عموماً ان میں خوف خدا زیادہ ہوتا ہے۔ بہر حال بات ہو رہی تھی ان پہلے ایمان لانے والوں کی جن کی آپ میں سے اکثریت اولادیں ہیں۔ آج ان مغربی ملکوں میں آ کر آپ کے معاشی حالات پہلے سے بہت بہتر ہو گئے ہیں۔ لیکن ان معاشی حالات کی بہتری یا آپ کے کاروباروں یا کام میں زیادتی آپ کو ان نیکیوں سے دور نہ لے جائے جن کی وجہ سے آپ کے بزرگوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کی توفیق ملی۔

وہ بزرگ تو نیکیوں پر قدم مارتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہوئے، نیک اعمال بجالاتے ہوئے اور دین کو دنیا پر مقدم کرتے ہوئے اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ لیکن اب آگے ہمارا، ان کی اولادوں کا، فرض بنتا ہے کہ ان کی نیکیوں کو قائم کرنے کی ہر دم کوشش کریں، ہر وقت کوشش کریں۔ ان بزرگوں کی قربانیوں کو ہمیشہ سامنے رکھیں۔ آج ہمارے معاشی حالات کی بہتری اور بعض سہولتیں اور آسائشیں ہمیں اللہ تعالیٰ سے غافل نہ کر دیں۔ اور جب انسان اللہ تعالیٰ سے غافل ہو جائے تو پھر شیطان کے قبضے میں چلا جاتا ہے، بہت سی برائیوں میں ملوث ہو جاتا ہے اور ہوش اس وقت آتا ہے جب انتہائی ضلالت اور گمراہی کے گڑھے میں پڑے ہوتے ہیں۔ اولاد برباد ہو رہی ہوتی ہے۔ اس وقت خیال آتا ہے کہ ہم سے بڑی غلطی ہوئی۔ ہم دنیاداری میں پڑ کر دین کو بھول گئے، اپنے خدا کو بھول گئے۔ اس کے حضور جھکنے کی بجائے ہم نے اپنے کاموں، اپنے کاروباروں، اپنی نوکریوں کو زیادہ اہمیت دی۔ لیکن جب یہ حالت ہو جائے تو پھر ایسی حالت میں کف افسوس ملنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا، پھر افسوس کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے اسی لئے ہمیں قرآن کریم میں بے شمار جگہ اپنی ایمانی حالت کو درست کرنے کی تلقین فرمائی ہے اور اس کے لئے مختلف راستے دکھائے ہیں کہ کس کس طرح تم اپنی ایمانی حالت کو درست رکھ سکتے ہو۔ اور نتیجۃً آگ کے عذاب سے بچ سکتے ہو۔

جو آیت مَیں نے تلاوت کی ہے اس میں دو باتوں کا ذکر ہے۔ ایمان لانے والوں کو فرمایا کہ: ایمان لانے کے بعد تمہاری یہ حالت نہ ہو جائے کہ پھر تم آگ کے گڑھے میں چلے جاؤ۔ اور اس سے بچنے کے لئے فرمایا کہ: جو تجارت تمہیں آگ کے عذاب سے بچانے اور اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والی ہوگی اس کے بارے میں مَیں تمہیں بتاتا ہوں کہ وہ کیا ہے۔ وہ تجارت ہے جان اور مال اللہ کی راہ میں قربان کرنا، جان اور مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔

اس زمانے میں جب اللہ تعالیٰ نے یہ خوشخبری بھی دی کہ تم مسیح و مہدی کو مان کر، اس پر ایمان لا کر پہلوں سے مل سکتے ہو۔ صحابہ سے مل سکتے ہو۔ تو صحابہ کے مال و جان کی قربانی کے معیار بہت بلند تھے ان پر بھی تو قدم مارنا ہوگا۔ اس زمانے میں جس صورت میں ہمیں پہلوں سے ملنے کی خوشخبری دی ہے وہاں ایسی صورت میں کھیل کود اور تجارت کا ذکر کر کے نصیحت بھی کی ہے کہ اللہ کے پاس جو فوائد ہیں، ایمانی حالت میں

ترقی کرکے جو فوائد تمہیں پہنچیں گے وہ کھیل کود اور دنیاوی کاموں سے بہت بڑے ہیں۔ اس زمانے میں کھیل کود کی بھی انتہا ہوئی ہوئی ہے۔ اگر کھیل کے میدان میں نہ بھی جائیں تو گھر بیٹھے ہی کمپیوٹر کے اوپر، ٹیلی ویژن کے اوپر، یا اور اس طرح کی چیزیں ہیں، ایسی دلچسپی کی چیزیں ہیں جو اسی زمرے میں آتی ہیں، جن میں آدمی ایک دفعہ لگ جائے تو اٹھنے کو دل ہی نہیں چاہتا۔ بعض کمپیوٹر والوں کو تو ایک طرح کا نشہ ہے۔ جب آدمی اس پر بیٹھا ہو تو بھول جاتا ہے کہ نماز کا وقت بھی ہو گیا ہے یا نہیں، جمعہ پر بھی جانا ہے کہ نہیں۔ پھر تجارتیں ہیں، کام ہیں، نوکریاں ہیں جیسا کہ میں نے کہا، یہ چیزیں بھی نمازوں سے، جمعوں سے، عبادتوں سے، غافل کرنے والی ہیں اور آہستہ آہستہ جب انسان ان میں بہت زیادہ انوالو (Involve) ہو جاتا ہے تو پھر ایمان بالکل ہی ختم ہو جاتا ہے۔

حدیث میں آتا ہے کہ اگر انسان ایک جمعہ نہیں پڑھتا تو دل کا ایک حصہ سیاہ ہو جاتا ہے اور آہستہ آہستہ جمعے چھوڑتے چلے جانے سے پورا دل سیاہ ہو جاتا ہے۔ تو جمعوں کی اہمیت، جمعہ پڑھنے کی اہمیت ہر احمدی کے دل میں ہونی چاہئے۔ اور کوئی پروگرام، کوئی کھیل کود، کوئی کام یا کاروبار جمعہ کی نماز کی ادائیگی میں حائل نہیں ہونا چاہئے۔

اس دن کے بابرکت ہونے کا، دعاؤں کی قبولیت کا اندازہ آپ اس حدیث سے کر سکتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس میں ایک ایسی گھڑی آتی ہے کہ جب مسلمان کو اس میں ایسا وقت ملتا ہے اور جب وہ کھڑا ہو کے نماز پڑھ رہا ہو، تو جو دعا وہ کرے اللہ تعالیٰ اسے قبول فرما لیتا ہے۔ آپؐ نے ہاتھ کے اشارہ سے بتایا کہ وہ چھوٹا سا وقت ہوتا ہے، بہت مختصر وقت ہوتا ہے، اس لئے جو لوگ مختصر وقت کے لئے، آخری وقت میں جب خطبہ ختم ہونے والا ہو، جمعہ پڑھنے آتے ہیں کہ جلدی جلدی نماز سے فارغ ہو کر اپنے کام پر چلے جائیں گے یا اپنی کھیل کود کو چھوڑ کر تھوڑی دیر کے لئے بے دلی سے مسجد میں آتے ہیں کہ جلدی جلدی فارغ ہو کر چلے جائیں گے۔ تو ان کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ حدیث میں آتا ہے کہ جو خطبہ ہے یہ بھی نماز کا حصہ ہے۔ اس لئے جمعہ کی نماز کی دو رکعتیں کی گئی ہیں۔ ان کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ نصیحت یاد رکھنی چاہئے۔ اس خوشخبری سے فائدہ اٹھانا چاہئے کہ دعاؤں کا وقت میسر آتا ہے اور کس کو دعاؤں کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اس لئے جمعہ کی نماز پر بڑی توجہ سے، پابندی سے آنا چاہئے۔ اس پابندی سے آئیں گے، اس کوشش سے آئیں گے تو اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رضا بھی حاصل کر رہے ہوں گے۔ آپ کی دعائیں بھی قبولیت کا شرف پا رہی ہوں گی۔ اور دنیاوی فوائد بھی آپ کو حاصل ہو رہے ہوں گے۔ پس ہر احمدی کو یہ پیش نظر رکھنا چاہئے کہ جو فرائض اللہ تعالیٰ نے مقرر کئے ہیں ان کو ادا کرنے کی کوشش کرے۔

آج کل نفس کا جہاد یہی ہے کہ دنیاوی فوائد بھی اگر ہو رہے ہوں تو یاد رکھو کہ یہ عارضی فوائد ہیں اس لئے دین کی خاطر ان عارضی فوائد کی پرواہ نہیں کرنی۔ پھر نفس کے جہاد میں تمام قسم کی برائیوں کو چھوڑنے کا جہاد ہے۔ حقوق العباد ادا کرنے کے لئے جہاد ہے۔ تب کہا جا سکتا ہے کہ ہم ایمان لانے والے ہیں، ہم اس زمانے کے امام کو ماننے والے ہیں۔ عہد تو ہم یہ کرتے ہیں کہ اے مسیح موعود! (علیہ السلام) تیری جماعت میں شامل ہونے کے بعد خدا کو حاضر ناظر جان کر یہ عہد کرتے ہیں کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے لیکن ہمارے عمل اس کے الٹ ہوں، ہماری برادریاں، ہماری رشتہ داریاں، ہماری دوستیاں، ہم پر جماعتی وقار سے زیادہ حاوی ہو جائیں، ہماری انائیں جماعتی عزت پر حاوی ہو جائیں اگر یہ باتیں ہم میں ہیں تو یہ سب دعوے اور یہ سب عہد جھوٹے ہیں۔

پس ہر احمدی گہرائی میں جا کر اپنا جائزہ لے کہ کیا وہ اپنی جان اللہ کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار ہے؟ اور فی زمانہ اپنی جان قربان کرنے کا مطلب اپنے نفس کی قربانی ہے۔ اور نفس کی قربانی جماعت کا وقار قائم کرنے کے لئے بھی دینی ہوگی۔ اور دوسروں کے حقوق ادا کرنے کے لئے بھی دینی ہوگی۔ جھوٹی اناؤں اور عزتوں کو ختم کرنے کے لئے بھی دینی ہوگی۔ پھر مال کا جہاد ہے، مالی قربانی ہے۔ ہر ایک اپنا اپنا جائزہ لے کہ جو مالی کشائش اللہ تعالیٰ نے آپ میں پیدا کی ہے کیا اس کے مطابق چندوں کی ادائیگی کر رہے ہیں؟ دنیاوی خواہشیں تو کبھی ختم نہیں ہوتیں۔ ایک کے بعد دوسری خواہش تیار ہوتی ہے۔

لیکن اگر ہر احمدی، کمانے والا احمدی، اپنے اوپر فرض کر لے کہ میری آمد کا سولہواں حصہ میرا نہیں ہے بلکہ جماعت کا ہے اور اللہ تعالیٰ کی خاطر میں نے جماعت کو دینا ہے تو مجھے یقین ہے آپ کے بجٹ یہاں بھی کئی گنا بڑھ سکتے ہیں۔

الحمدللہ کہ وصیت کرنے کی تحریک کے بعد سے آپ کے موصی صاحبان کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔ چار گنا تقریباً۔ بارہ سے چوالیس ہو گئے ہیں۔ چھوٹی سی جماعت ہے۔ گو اتنی چھوٹی بھی نہیں۔ ابھی بہت گنجائش باقی ہے۔ لیکن میرا خیال ہے یہ اضافہ بھی بالکل نوجوانوں اور عورتوں کی وجہ سے ہوا ہے۔ ابھی میں نے جائزہ نہیں لیا، جب جائزہ لیا جائے گا تو پتہ لگ جائے گا کہ صورت حال کیا ہے۔ تو بڑی عمر کے اور اچھا کمانے والے جو لوگ ہیں ان کو بھی وصیت کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔ الحمدللہ یہ بات مجھے نظر آئی ہے کہ نوجوان بچے اور بچیاں احمدیت سے رشتے اور تعلق میں زیادہ بڑھ رہے ہیں۔ اللہ ان کے ایمان میں مزید ترقی دے لیکن بعض دفعہ بعض بڑوں کی حرکتوں کی وجہ سے نوجوانوں کو ٹھوکر بھی لگ سکتی ہے۔ اس لئے نوجوانوں کے اس تعلق اور اخلاص میں بڑھنے کی وجہ سے جماعت کے بڑوں پر اور زیادہ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ ان کو اور زیادہ فکر سے اپنے نمونے قائم کرنے چاہئیں تا کہ کبھی کسی کے لئے ٹھوکر کا باعث نہ بنیں۔ اپنے نفس کی قربانیوں میں اور زیادہ ترقی کریں۔ اپنی مالی قربانیوں میں اور زیادہ ترقی کریں۔ اپنے بزرگوں کے نمونوں کو بھی دیکھیں، اپنے پہلے حالات پر بھی نظر رکھیں اور اپنے موجودہ حالات پر بھی خدا تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔ اور شکر ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جہاں اپنے پر اظہار ہو رہا ہو وہاں اللہ تعالیٰ کی خاطر دینے کا بھی اظہار ہو رہا ہو۔ اور ہر قسم کی قربانی میں پہلے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اور جیسا کہ میں نے کہا کہ اپنی اگلی نسل کے لئے بھی نیک نمونے قائم کریں۔ یہی باتیں ہیں جو آپ کے ایمان میں ترقی کا بھی باعث بنیں گی اور احمدیت کی نوجوان نسل کے جماعت کے ساتھ بہتر تعلق اور نیکیوں میں بڑھنے کا بھی باعث بنیں گی۔ نوجوانوں سے بھی میں کہتا ہوں کہ آپ لوگ جو اپنے ہوش و حواس کی عمر میں ہیں۔ جماعت سے اپنے تعلق کو مزید پختہ کریں۔ اپنے نمونے قائم کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بتائی ہوئی تعلیم پر عمل کریں۔ اگر برائی کسی میں دیکھتے ہیں تو اس پر اعتراض شروع کر کے اس پر ٹھوکر نہ کھائیں۔ اللہ تعالیٰ سے اپنے تعلق کو مضبوط کریں۔ اس معاشرے میں جہاں قدم قدم پر گند اور بے حیائی ہے اپنے آپ کو اس سے بچائیں۔ اللہ کے حضور جھکنے والے بنیں۔ اپنی نمازوں کی حفاظت کرنے والے بنیں۔ کیونکہ یہی چیز ہے جس سے آپ کا خدا تعالیٰ سے مزید پختہ تعلق پیدا ہوگا۔ مزید مضبوط تعلق پیدا ہوگا۔ اور جب اللہ تعالیٰ سے تعلق بڑھے گا تو پھر نیکیوں میں قدم آگے بڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا مزید فہم اور ادراک پیدا ہوگا۔ ایمان میں مزید ترقی ہوگی۔

صرف اس بات پر ہمیں خوش نہیں ہو جانا چاہئے کہ ہم نے اس زمانے کے امام کو مان لیا ہے اور بس کافی ہے۔ یہ تو ماننے کے بعد ایک پہلا قدم ہے۔ ایمان میں ترقی ہوگی تو مومن کہلائیں گے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں بھی بعض ان پڑھ جاہل لوگوں کو یہ جواب دیا تھا کہ ٹھیک ہے تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مان لیا اور تم مسلمان ہو گئے لیکن ایمان کے اعلیٰ معیار تمہیں حاصل نہیں ہوئے۔ ابھی بہت گنجائش ہے۔ پکے مومن تب کہلاؤ گے جب ایمان میں ترقی کرو گے۔

شریف جیولرز
ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران - حاجی شریف احمد ربوہ
0092-4524-214750 فون ریلوے روڈ
0092-4524-212515 فون اقصی روڈ ربوہ پاکستان

J. K. JEWELLERS
KASHMIR JEWELLERS
Shivala Chowk Qadian (INDIA)
جے کے جیولرز
کشمیر جیولرز
Mfrs & Suppliers of :
GOLD & DIAMOND
JEWELLERY
Lucky Stones are Available hear
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں
خاص احمدی احباب کیلئے
الیس اللہ بکافٍ عبدہ
Ph. 01872-221672,(S) 220260 (R) Mobile: 9814758900 E-mail:
[illegible]@yahoo.co.in

آٹو ٹریڈرز
AutoTraders
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان 2248.5222, 2248.1652
2243.0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
بَجِّلُوا الْمَشَائِخَ
(بزرگوں کی تعظیم کرو)
منجانب
طالب دعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی نے پہلے دن بھی ان بدوؤں پر بہت اثر ڈالا لیکن تب بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ابھی بہت گنجائش ہے۔ تو آجکل تو اور بھی زیادہ گنجائش ہے جیسا کہ اللہ میاں قرآن کریم میں اعراب کو مخاطب کر کے فرماتا ہے

﴿ قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا۔ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ﴾ (الحجرات: 15) بادیہ نشین یہ کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے۔ تُو کہہ دے کہ تم ایمان نہیں لائے لیکن صرف اتنا کہا کرو کہ ہم مسلمان ہو چکے ہیں۔ جبکہ ابھی تک ایمان تمہارے دلوں میں پوری طرح داخل نہیں ہوا۔

پس نئے احمدی ہوں یا پرانے، بوڑھے ہوں یا نوجوان، یاد رکھیں کہ کامل مومن صرف مان لینے سے نہیں بن جاتا بلکہ اللہ تعالیٰ کے اس حکم پر بھی عمل کرنا ہو گا کہ نیکیوں میں آگے بڑھو۔ ﴿ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ ﴾۔ پس یہ نیکیوں میں آگے بڑھنا ہی ہے جو ایمان میں مضبوطی پیدا کرتا ہے اور جب ایمان میں مضبوطی پیدا ہوتی ہے تو پھر ایک مومن مال اور جان کی قربانی میں بھی دریغ نہیں کرتا۔ اور یہ طاقت خدا تعالیٰ کے فضل سے ہی ملتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا فضل اس کا عبد بننے سے ہی حاصل ہوتا ہے، اس کا بندہ بننے سے ہی حاصل ہوتا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’ایمان کے لئے خشوع کی حالت مثل بیج کے ہے۔ لغو باتوں کے چھوڑنے سے ایمان اپنا نرم نرم سبزہ نکالتا ہے اور پھر اپنا مال بطور زکوٰۃ دینے سے ایمانی درخت کی ٹہنیاں نکل آتی ہیں جو اس کو کسی قدر مضبوط کرتی ہیں اور پھر شہوات نفسانیہ کا مقابلہ کرنے سے ان ٹہنیوں میں خوب مضبوطی اور سختی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور پھر اپنے عہد اور امانتوں کی تمام شاخوں کی محافظت کرنے سے درخت ایمان کا اپنے مضبوط تنے پر کھڑا ہو جاتا ہے اور پھر پھل لانے کے وقت ایک اور طاقت کا فیضان اس پر ہوتا ہے کیونکہ اس طاقت سے پہلے نہ درخت کو پھل لگ سکتا ہے نہ پھول‘‘۔

(تفسیر حضرت مسیح موعودؑ سورۃ المومنون. زیر آیت 1 تا 15)

تو فرمایا کہ جب تک عاجزی پیدا نہیں ہو گی، نفس کی قربانی کا جذبہ پیدا نہیں ہو گا اس وقت تک ایمان نہیں بڑھ سکتا۔ پس یہ عاجزی اور نفس کی قربانی ہے اگر پیدا ہو جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ تمہارے دل میں، دل کی زمین پہ ایمان کا بیج بویا گیا ہے۔ اس لئے اپنے اندر ایمان پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ پہلے عاجزی کو اپنے اندر جگہ دو۔ پس جیسا کہ پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے کہ اپنے اندر عاجزی اور نفس کی قربانی پیدا کریں گے تو تب ایمان میں ترقی کرنے کے لئے دل کی زمین تیار ہو گی۔

پھر فرمایا کہ لغو باتیں ہیں۔ اس میں کھیل کود بھی ہیں، جیسا کہ پہلے میں بتا آیا ہوں ایسے کھیل بھی ہیں جو عبادتوں سے روکنے والے ہیں۔ پھر یہ لغویات ہیں جو جھوٹی اناؤں اور عزتوں کی طرف لے جانے والی ہیں۔ پھر اس قسم کی اور لغویات ہیں جو مختلف قسم کی برائیاں ہیں۔ تو پہلی بات یہ ہے کہ عاجزی اختیار کرو تو ایمان دل میں جگہ پائے گا۔ پھر لغو اور بیہودہ باتوں کو ترک کرو۔ لوگوں کے حقوق مارنے سے بچو۔ تو ایمان کا یہ بیج جو عاجزی اختیار کرنے سے، بے نفسی کی وجہ سے تمہارے دل میں آ گیا تھا یہ پھر پھوٹنا شروع ہو جائے گا۔ اور جس طرح کھیت میں جب بیج باہر نکلتا ہے، یہاں بھی آپ نے دیکھا ہو گا، فصلیں لگتی ہیں تو تھوڑی تھوڑی ہریالی نظر آنی شروع ہو جاتی ہے۔ زمین پر مٹی اور ہریالی دونوں نظر آ رہی ہوتی ہیں۔ تو اس عاجزی کا بیج جو دل کی زمین پر ایمان کی مضبوطی کے لئے لگایا گیا ہے تب اُگنا شروع ہو گا جب تم ہر قسم کی لغویات سے بھی بچو گے، تم تمام قسم کی برائیوں کو بھی چھوڑو گے۔ لیکن ابھی نرم حالت میں ہو گا۔ اس نے پوری طرح زمین کو ڈھانکا بھی نہیں ہو گا۔ چلنے والے کے پاؤں تلے آ کے کچلا بھی جا سکتا ہے۔ شیطان کے حملوں سے بھی وہ کچلا جا سکتا ہے۔ اپنی اناؤں اور جھوٹی غیرتوں کے نیچے کچلا جا سکتا ہے۔ پھر آگے فرمایا کہ جب زکوٰۃ دو گے۔ مالی قربانی کرو گے اور اپنے پاک مال سے، حلال ذریعہ سے کمائے ہوئے مال سے زکوٰۃ دو گے۔ یہ نہیں کہ مالی دباؤ سے مجبور ہو کر شراب بیچنے یا اس قسم کے جو دوسرے کاروبار ہیں ان میں پڑ جاؤ۔ ایسے مال پر اگر تم چندہ دو گے تو اس سے مال پاک نہیں ہو سکتا۔ زکوٰۃ کا مطلب ہے کہ پاکیزہ مال اور مال کو پاک کرنے کے لئے، تمہاری روحانیت کو پاک کرنے کے لئے مال کی قربانی۔ جیسا کہ بعض غیر احمدیوں میں رواج ہے، اپنے کاروبار ناجائز طور پر کرتے ہیں۔ لوگوں کو لوٹتے ہیں یا گھٹیا سودا بیچتے ہیں یا کوالٹی اچھی نہیں ہوتی یا شراب بیچنے والے ہیں اور پھر حج پر جا کر یا تھوڑا بہت صدقہ ودقہ کر کے سمجھتے ہیں کہ بہت نیک کام کر لیا اور اسی طرح واپس آ کر پھر وہی پرانے دھوکے شروع ہو جاتے ہیں۔ تو ایسے حج اور ایسے صدقے کوئی فائدہ نہیں دیتے۔ جو مستقل صاف کرنے والے نہ ہوں یا حرام ذریعہ سے کمائے ہوئے مال سے ہوں، کیونکہ اللہ تعالیٰ کو تو پاک مال چاہئے تا کہ تمہارا تزکیہ ہو۔ اور جب اس پاک مال سے تزکیہ نفس بھی ہو گا اور یہ ان پہلی دو قسم کی نیکیوں میں بھی شامل ہو جائے گا۔ مالی قربانیوں کی طرف بھی توجہ پیدا ہو گی تو پھر وہ ایمان کا پودا بڑھتا ہے اور پھر اس کی ٹہنیاں نکلنی شروع ہو جاتی ہیں پھر وہ نرم پودا نہیں رہتا۔ پس ایمان کے پودے کی بڑھوتری کے لئے پاک مال سے کی گئی مالی قربانی بھی ضروری ہے۔ پھر شہوات نفسانیہ ہیں۔ ان کو کنٹرول کرنا ہے۔ ان ملکوں میں آزادی کی وجہ سے بہت سی بیہودگیاں ہیں۔ جگہ جگہ پر غلاظتیں ہیں، نفسانی خواہشات ہیں، جن میں پڑ کر انسان اپنے اندر اپنے ایمان کے پودے کو کمزور کرنے والا بن جاتا ہے۔

پس یہ ایمان کی نرم ٹہنیاں بھی اس وقت مضبوط ہوں گی جب اپنے نفس پر کسی برائی کو غالب نہیں آنے دو گے۔ اور جب یہ چیز حاصل کر لو گے تو ایمان میں مزید مضبوطی پیدا ہو گی اور پھر اگلا قدم یہ ہے کہ اپنے ایمان کو مضبوط کرنے کے لئے تمہارے جتنے بھی عہد ہیں ان کی حفاظت کرو۔ جتنی امانتیں ہیں ان کی حفاظت کرو۔ ہر احمدی کا بہت بڑا عہد اس زمانے کے امام کے ساتھ ہے، ان کو مان کر ہے۔ جو عہد بیعت آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کیا ہوا ہے، ہر ایک اپنا جائزہ لے کہ کیا وہ ان دس شرائط بیعت کی پابندی کر رہا ہے؟ ہر احمدی خدا کو حاضر ناظر جان کر یہ عہد کرتا ہے کہ اے خدا! مَیں تیری تعلیم کو بھلا بیٹھا تھا لیکن اب مسیح موعود کے ہاتھ پر عہد کرتا ہوں کہ میرے گزشتہ گناہوں کو معاف فرما آئندہ انشاء اللہ میں اس عہد پر قائم رہوں گا۔

پھر عہدیداروں کے عہد ہیں۔ ان کے سپرد امانتیں ہیں۔ وہ جائزے لیں کہ کہاں تک وہ اپنے عہد اور اپنی امانتیں پوری طرح ادا کر رہے ہیں۔ ان کی حفاظت کر رہے ہیں۔ جائزہ لیں کہ اپنے کام، اپنے فرائض کا حق ادا نہ کر کے وہ کہیں گناہگار تو نہیں ہو رہے۔ وہ اپنے ایمانوں میں ترقی کرنے کی بجائے، ایمانی پودے کی حفاظت اور آبیاری کی بجائے اس کو سکھا تو نہیں رہے۔ کیونکہ ایمان کی مضبوطی کے لئے ہر پہلو پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ اس لئے جائزہ لیں کہ کوئی پہلو ایسا تو نہیں رہ گیا جس سے میرا ایمان وہیں رک گیا ہو۔ مجھے تو حکم ہے کہ تم نے نیکیوں میں ترقی کرنی ہے۔ جہاں نیکیوں میں ترقی رکی وہاں ایمان کی ترقی بھی رک جائے گی۔ غرض یہ عہد اور امانتیں اس قدر ہیں کہ جس کی انتہا نہیں ہے۔ ایک عہد سے دوسرا عہد

ریلوے ریزرویشن برموقع جلسہ سالانہ قادیان 2005ء

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان 26-27-28 دسمبر کو منعقد ہو رہا ہے۔ جو احباب اس بابرکت جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کا ارادہ رکھتے ہیں ان کی سہولت کیلئے نظامت ریزرویشن کیطرف سے حسب سابق امسال بھی واپسی ریزرویشن کا انتظام کیا گیا ہے جو احباب اس سہولت سے استفادہ کرنا چاہتے ہوں وہ اپنی درخواستیں مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ دفتر جلسہ سالانہ میں 30 نومبر 2005 تک ارسال کر دیں اور ساتھ ہی مکرم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام مع تفصیل رقم بھجوا دیں۔ یاد رہے کہ اس وقت ریلوے ریزرویشن 60 دن پہلے کرانے کی سہولت موجود ہے۔

From .... to .... Date ....
Class .... Seat/ Berth ....
Train No. .... Train Name ....
Male/Femail .... Age ....

اللہ تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر ہو اور یہ مبارک سفر ہر لحاظ سے آپکے لئے خیر و برکت کا موجب ہو۔ آمین۔

اکثر اسٹیشنوں پر بذریعہ کمپیوٹر واپسی ریزرویشن کی سہولت موجود ہے احباب اس سہولت سے ضرور استفادہ کریں۔ (افسر جلسہ سالانہ قادیان)

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
سونے و چاندی انگوٹھیوں کی اعلیٰ ورائٹی
ALFAZAL JEWELLERS Rabwah
الیس اللہ بکاف عبدہ
الفضل جیولرز ربوہ
فون: 04524-211649
04524-613649
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
الیس اللہ بکاف عبدہ
Manufacturers of : All Kinds of Gold and Silver Ornaments
احمدی بھائیوں کیلئے خاص تحفہ یہاں
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں بھی دستیاب ہیں
Main Bazar Qadian (Pb.) Ph. (s) 220489 (R) 220233

سامنے آتا چلا جاتا ہے۔اور ایک امانت کی ادائیگی کے بعد دوسری امانت کی ادائیگی کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے۔چاہے وہ ایک عام احمدی کی طرف سے ہو، عہدیداروں کی طرف سے ہو یا کسی ذمہ دار کی طرف سے ہو۔اور یہیں پر بس نہیں ہے۔ بلکہ یہ سب کچھ کرنے کے بعد جو تم نے ایمان کے درخت کو مضبوط کیا ہے اس پر بھی ابھی پھل نہیں لگے گا جس سے تم بھی فیض پاسکو اور دوسرے بھی فیض اٹھائیں۔ اس کے لئے اور طاقتیں حاصل کرنے کی ضرورت ہے اور اللہ تعالیٰ کے مزید فضلوں کو حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔غرض یہ ایک مسلسل عمل ہے جس کو تا زندگی جاری رکھنا ہوگا۔ اور جب ان نیکیوں میں اور ایمان کو مضبوط کرنے کی کوشش میں باقاعدگی آجائے گی پھر ایمان ایسی حالت میں پہنچ جائے گا کہ جب ہر فعل خود بخود خدا کی رضا حاصل کرنے والا فعل ہوگا۔ پس ہر احمدی کو اپنے ہر فعل سے خدا کی رضا کے حصول کی کوشش کرنی چاہئے۔ جب یہ صورت ہو جائے گی تو اپنے ماحول پر بھی آپ پہلے سے بہت بڑھ کر اثر انداز ہو رہے ہوں گے۔اور احمدیت اور حقیقی اسلام کے پیغام کو لوگوں کی ہمدردی اور خدا کی رضا حاصل کرنے کے لئے پھیلا رہے ہوں گے۔اللہ کرے کہ آپ اس طرف توجہ کریں۔ اپنی ایمانی حالت میں بھی ترقی کرنے والے ہوں اور دنیا کو بھی احمدیت کی خوبصورت تعلیم سے آگاہ کرنے والے ہوں۔ اور آپ کی زندگی بھی پھل لانے والی زندگی بن جائے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''خدا تعالیٰ نے جو اس جماعت کو بنانا چاہا ہے تو اس سے یہی غرض رکھی ہے کہ وہ حقیقی معرفت جو دنیا میں گم ہو چکی ہے اور وہ حقیقی تقویٰ و طہارت جو اس زمانہ میں پائی نہیں جاتی اسے دوبارہ قائم کرے''۔(تقریریں صفحہ 21۔بحوالہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنی تحریرات کی رو سے ۔جلد اول صفحہ 156)۔ اللہ تعالیٰ کی معرفت جو دنیا میں ختم ہوگئی دوبارہ لے کے آئے۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ:''سوائے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو''۔ جو اپنے آپ کو میری جماعت میں شامل سمجھتے ہو۔'' آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو۔اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے۔جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے۔ نیکی کو سنوار کر ادا کرو۔ اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو۔یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تعالیٰ تک نہیں پہنچ سکتا جو تقویٰ سے خالی ہو''۔

(کشتئ نوح۔ روحانی خزائن جلد 19صفحہ15)

نیکی کے ادا کرنے کے جو لوازمات ہیں، باتیں ہیں ان کو پوری طرح ادا کرنا چاہئے۔اور بدی سے بیزاری ہونی چاہئے۔اس طرف توجہ ہی نہیں پیدا ہونی چاہئے۔پس یہ تقویٰ ہی ہے جو ایمان کو بڑھاتا ہے۔آپ لوگ ہمیشہ، جیسا کہ میں نے کہا، اپنے جائزے لیتے رہیں۔اگر ہم خود ہی اپنے جائزے لیتے رہیں اور تقویٰ پر قدم مارتے ہوئے یہ جائزے لیں تو کمزوریاں بھی سامنے آئیں گی اور اصلاح کی توفیق بھی ملے گی۔اللہ ہم سب کو اپنی رضا کو حاصل کرنے والا بنائے اور اس کی رضا حاصل کرتے ہوئے ہم نیکیوں میں قدم بڑھانے والے ہوں۔(آمین)

❁❁❁❁❁❁❁

بقیہ صفحہ (ا)

تعلیم کی پیروی کرو جو اللہ تعالیٰ نے دی ہے یعنی اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰی (النحل) یعنی اوّل نیکی کرنے میں تم عدل کو ملحوظ رکھو۔ جو شخص تم سے نیکی کرے تم بھی اس کے ساتھ نیکی کرو۔

اور پھر دوسرا درجہ یہ ہے کہ تم اس سے بھی بڑھ کر اس سے سلوک کرو۔ یہ احسان ہے احسان کا درجہ اگرچہ عدل سے بڑھا ہوا ہے اور یہ بڑی بھاری نیکی ہے لیکن کبھی نہ کبھی ممکن ہے احسان والا اپنا احسان جتلاوے مگر ان سب سے بڑھ کر ایک درجہ ہے کہ انسان ایسے طور پر نیکی کرے جو محبت ذاتی کے رنگ میں ہو جس میں احسان نمائی کا بھی کوئی حصہ نہیں ہوتا ہے جیسے ماں اپنے بچہ کی پرورش کرتی ہے وہ اس پرورش میں کسی اجر اور صلے کی خواستگار نہیں ہوتی بلکہ ایک طبعی جوش ہوتا ہے جو بچے کے لئے اپنے سارے سُکھ اور آرام قربان کر دیتی ہے۔ یہاں تک کہ اگر کوئی بادشاہ کسی ماں کو حکم دے دے کہ تو اپنے بچہ کو دودھ مت پلا اور اگر ایسا کرنے سے بچہ ضائع بھی ہو جاوے تو اس کو کوئی سزا نہیں ہوگی تو کیا ماں ایسا حکم سن کر خوش ہوگی؟ اور اس کی تعمیل کرے گی ہرگز نہیں بلکہ وہ تو اپنے دل میں ایسے بادشاہ کو کوسے گی کہ کیوں اس نے ایسا حکم دیا پس اس طریق پر نیکی ہو کہ اسے طبعی مرتبہ تک پہنچایا جاوے۔ کیونکہ جب کوئی شئے ترقی کرتے کرتے اپنے طبعی کمال تک پہنچ جاتی ہے اس وقت وہ کامل ہوتی ہے۔(ملفوظات ج ۴ ص ۷ ۲۱ طبع جدید)

بقیہ صفحہ (ا)

شرک میں پڑا دیکھ کر اللہ تعالیٰ نے دنیا کی اصلاح کیلئے آخری کتاب دے کر آپ کو مبعوث فرمایا یہ شریعت آپ پر 23 سال تک اترتی رہی اور جبرائیل ہر سال رمضان کے مہینے میں نازل شدہ حصہ کا ایک دور مکمل کرواتے تھے اور آپ کے وصال کے سال رمضان میں دو مرتبہ قرآن مجید کا دور مکمل کروایا گیا پس یہ سنت ہے جس کو مومن جاری رکھے ہوئے ہیں کہ کم از کم ایک یا دو دفعہ رمضان میں قرآن کریم پڑھتے ہیں حضور نے فرمایا قرآن مجید اور احادیث سے ہم کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ قرآن مجید اتنی جلدی جلدی نہیں پڑھنا چاہئے کہ سمجھ نہ آئے کہ کیا پڑھ رہے ہیں آنحضرت ﷺ کا صحابہ کو حکم تھا کہ جس نے تین دن سے کم عرصہ میں قرآن مجید ختم کیا اس نے قرآن مجید کا کچھ بھی نہیں سمجھا ایک روایت میں سات دن کا ذکر آتا ہے بہر حال بنیادی مقصد یہی ہے کہ قرآنی تعلیمات پر غور کرو ان پر عمل کرو اور ان کو اپنی زندگیوں کا حصہ بناؤ اگر اس طرح قرآن مجید کی تلاوت نہیں کر رہے ہو تو کوئی فائدہ نہیں صحابہ نے اس نکتہ کو خوب سمجھا تھا اسلئے اللہ تعالیٰ نے ان کی تلاوت کرنے کی گواہی دی ہے چنانچہ جو آیت میں نے خطبہ جمعہ کے شروع میں تلاوت کی اس کا ترجمہ یوں ہے۔

''کہ وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی دراں حالیکہ وہ اس کی ویسی ہی تلاوت کرتے ہیں جیسا کہ اس کی تلاوت کا حق ہے یہی وہ لوگ ہیں جو درحقیقت اس پر ایمان لاتے ہیں اور جو کوئی بھی اس کا انکار کرے پس وہی ہیں جو گھاٹا پانے والے ہیں۔

فرمایا تو یہ تھے وہ لوگ جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قوت قدسی کے ذریعہ نہ صرف انسان بنایا بلکہ عبادت گذار انسان بنایا۔حضور انور نے اپنے بصیرت افروز خطبہ کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ جس طرح آج کل رمضان میں ہر کوئی صبح جلدی اٹھتا ہے نفل ادا کرتا ہے پھر سحری کھاتا ہے پھر نماز کیلئے جاتا ہے فرمایا بعض لوگ نفل اور سحری کے درمیان اگر وقت ہو تو اس وقت بھی قرآن مجید کی تلاوت کر لیتے ہیں لیکن فجر کی نماز کے بعد اس کی تلاوت تو مومنین پر لازم ہے فرمایا یہ طریق کار ہم کو رمضان کے بعد بھی جاری رکھنا چاہئے اس ضمن میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احادیث نبوی اور ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ سے تلاوت قرآن مجید کی فضیلت بیان فرمائی پھر فرمایا کسی بھی اچھی بات کا فائدہ تب ہی ہوتا ہے جب اس پر عمل کیا جائے کیونکہ تلاوت کا مطلب پیروی اور عمل کرنا بھی ہے پس ہر آدمی اپنی استعداد کے مطابق قرآن مجید کو سمجھ کر پڑھے اور اس پر عمل بھی کرے۔ آج ہر احمدی کا فرض ہے کہ اس رمضان میں اس نصیحت پر عمل کرے قرآن میں جن باتوں کا حکم دیا گیا ہے ان پر عمل کرو اور جن سے روکا گیا ہے ان سے رک جاؤ آج ہر احمدی کی ذمہ داری ہے کہ وہ قرآن مجید کی تعلیم پر نہ صرف خود عمل کرے بلکہ آگے بھی اس تعلیم کو پھیلائے۔قرآن مجید میں پیشگوئی کے رنگ میں بتایا گیا تھا کہ مسیح موعود کے زمانہ میں لوگ قرآن مجید کو بھلا بیٹھیں گے اور مسیح موعود پر ایمان لانے کے ذریعہ لوگ پھر سے قرآن مجید پر عمل کرنا شروع کریں گے۔ہم وہ لوگ ہیں جو مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لائے ہیں اسلئے ہمارا فرض بنتا ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام کے تعلیم القرآن کے مشن کو آگے بڑھائیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو'' لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔''

پس اس رمضان میں اور رمضان کے بعد بھی خود بھی اور اپنے اہل و عیال کو بھی تلاوت قرآن مجید کی طرف توجہ دلاتے رہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

❁ ❁ ❁ ❁

ضروری اعلان

تمام امراء کرام صدر صاحبان و ممبران جماعت احمدیہ عالمگیر کیلئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ جتنی جلد ممکن ہو سکے دفتر ناظر اعلیٰ قادیان میں اپنا اپنا E-mail نوٹ کر بھجوائیں تا کہ Internet کی سہولت سے فائدہ اٹھایا جا سکے۔ دفتر ناظر اعلیٰ کا E-mail درج ذیل ہے۔ uliaqadian@yahoo.com

(ناظر اعلیٰ قادیان)

انتخاب صدر لجنہ اماء اللہ بھارت

جلسہ سالانہ 2005 کے موقع پر مجلس شوریٰ میں صدر لجنہ اماء اللہ بھارت کا انتخاب عمل میں آئے گا یہ انتخاب منتخب شدہ نمائندگان کے ذریعہ ہوگا۔ ہر لجنہ اپنی مجلس کا اجلاس بلوا کر قواعد کے مطابق نمائندے چنے۔ چنے گئے نمائندوں کے نام دفتر لجنہ میں 25 نومبر تک پہنچ جائیں۔ انتخاب کے متعلق سرکلر نمبر 3/28.9.05 تمام مجالس کو بھجوا دیا گیا ہے۔ اگر کسی مجلس کو یہ سرکلر نہ ملا ہو تو دفتر لجنہ سے جلد از جلد منگوائیں۔

(بشریٰ پاشا صدر لجنہ اماء اللہ بھارت)

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پیغامات عید الفطر کے حوالہ سے

عید کی خوشیوں میں اپنے غریب احمدی اور غیر احمدی بھائیوں کو شامل کریں

رمضان کی عبادات اور صدقات کو آئندہ زندگی میں بھی جاری رکھیں

خلاصہ خطبہ عید الفطر سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصر العزیز فرمودہ 26.11.03 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

۲۶ رنومبر ۲۰۰۳ء کو سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الفتوح مارڈن لندن میں (ساڑھے چار بجے ہندوستانی وقت کے مطابق) نماز عید الفطر پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آیت قرآنی یٰاَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ ارْجِعِیٓ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ (سورۃ الفجر ۲۸-۳۱) کی تلاوت فرمائی

ترجمہ: اے نفس مطمئنہ اپنے رب کی طرف لوٹ جا راضی رہتے ہوئے اور رضا پاتے ہوئے پس میرے بندوں میں داخل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔ پھر فرمایا اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیں آج عید الفطر منانے کی توفیق مل رہی ہے۔ دنیا میں ہر مذہب اپنے تہوار مناتا ہے یا دوسرے لفظوں میں ہر قوم میں اپنے اپنے طریق پر عید منائی جاتی ہے اور خوشی کا اظہار کیا جاتا ہے اور قوموں میں خوشی کا اظہار شراب پی کر اور ناچ گا کر کیا جاتا ہے ایسا اسلئے ہے کہ وہ مذاہب بگڑ گئے ہیں لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ یہ لوگ اپنے تہواروں کے موقعہ پر غریبوں کی امداد کیلئے رقوم اکٹھی کرتے ہیں لیکن معرفت الٰہی کا خانہ بالکل خالی رہتا ہے۔

رمضان کے روزوں میں جہاں ہمیں عبادات کی طرف توجہ دلائی گئی ہے وہیں صدقات کی طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے احادیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مبارک مہینہ میں آندھی کی تیزی کی طرح صدقات دیا کرتے تھے پس آج اسی کے بدلے میں خوشی کا دن ہے اور یہ خوشی ہر اس مومن کیلئے ہے جس نے رمضان کی عبادات کے ساتھ ساتھ غریبوں کا خیال بھی رکھا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا آج کے دن کی خوشی کے ساتھ ساتھ عبادات الٰہیہ کو بھول نہیں جانا آج بھی اور آئندہ آنے والے دنوں میں بھی ہمیں بہر حال عبادات اور حقوق العباد کی ادائیگی کا خیال رکھنا ہے۔

حضور اقدس نے فرمایا کہ پہلی بات جو عید کے اس خطبہ میں میں کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ عید کے دن ہر احمدی جائزہ لے کر نہ صرف ہر غریب احمدی بلکہ غریب غیر احمدی بھائیوں اور ان کے بچوں کو عید کی خوشیوں میں شامل کریں۔ حضور نے فرمایا اگرچہ احمدی اس کا خیال رکھ رہے ہیں لیکن ابھی بھی اس میں بہت گنجائش موجود ہے حضور نے غرباء کی امداد کی مزید وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اس موقعہ پر صرف مالی مدد کافی نہیں ہے مالی مدد تو وقتی ہوتی ہے اگر ہم کسی غریب کو کوئی کام دیں یا اسے کہیں کام پر لگوا دیں تو یہ اس کی مستقل مدد ہوگی۔ اور ممکن ہے کہ آئندہ سال وہ بھی غریبوں کی امداد کے قابل ہو سکے نیکی کرنے والوں کا اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم ہوتا ہے حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک حوالے کی روشنی میں فرمایا کہ جو کوئی اپنی زندگی بڑھانا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ نیک کام کرے ہمیں یہ عہد کرنا ہے کہ جن عبادتوں کی جاگ ہمیں لگ گئی ہے انہیں دوام بخشیں گے۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ رمضان المبارک کے اختتام پر درس القرآن کے موقعہ پر جو دعائیں کرنے کی میں نے تاکید کی تھی انہیں دُعاؤں کو آج بھی یاد رکھیں اے اللہ ہمیں ان عبادتوں اور دعاؤں پر قائم رکھ ہماری بخشش فرما کیونکہ تیرے فضل کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا اے خدا ہمیں نفس مطمئنہ عطا فرما۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ نے اجتماعی دعا کرائی۔

خطبہ عید الفطر سے قبل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز عید پڑھائی اور خطبہ کے بعد پہلے مستورات کی طرف تشریف لے گئے جہاں انہیں عید کی مبارکباد دی اور سلام کا تحفہ دیا پھر حضور اقدس مردوں کی طرف تشریف لائے اور ہر ایک کو فرداً فرداً شرف مصافحہ بخشا۔

اللہ تعالیٰ ہمارے محبوب امام کو صحت و تندرستی والی لمبی عمر عطا فرمائے اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی عطا فرمائے

اللہ کے حکموں کی اطاعت کرتے ہوئے آپس میں بھائی بھائی بنکر رہو گے تو وہ ہمیشہ تمہارے لئے خوشیوں کے سامان پہنچاتا رہے گا

اس عید کے دن میرا یہ پیغام ہے کہ آپس کی ناراضگیاں شکر رنجیاں اور نفرتیں دور کرو اس سے نظام جماعت بھی مضبوط ہوگا اور اللہ تعالیٰ تم کو اپنی برکات سے بھی نوازے گا

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ مورخہ ۱۴/نومبر ۰۴ء بمقام مسجد بیت الفتوح مارڈن لندن

گزشتہ سال لندن میں عید الفطر ۱۴رنومبر ۰۴ء کو منائی گئی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بیت الفتوح میں تشریف لاکر ٹھیک ساڑھے دس بجے (ہندوستانی وقت ساڑھے چار بجے) عید الفطر کا دوگانہ پڑھایا اور بعد میں خطبہ عید ارشاد فرمایا حضور انور نے خطبہ عید کے بعد احباب جماعت کو مصافحہ کا شرف بھی بخشا۔

خطبہ عید میں تشہد تعوذ سورہ فاتحہ کے بعد حضور انور نے آیت قرآنی وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْھَبَ رِیْحُکُمْ وَاصْبِرُوْا اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ○ (انفال ۴۶) کی تلاوت فرمائی پھر فرمایا الحمدللہ کہ رمضان خیریت سے گذر گیا اور آج ہم یہاں اکٹھے ہو کر عید منا رہے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر احسان ہے کہ اس کی خاطر جو چند دن کیلئے ہم نے اپنے آپ کو جائز چیزوں سے روکا تھا اس نے اس کے بدلے میں آج عید کی خوشیاں دی ہیں فرمایا یہ عید اللہ تعالیٰ کے اس حسن سلوک کے مطابق ہے کہ جو بھی نیکی تم کرو گے لازماً وہ اس کا اجر دے گا۔ فرمایا انسان سو دھندے کرے لیکن

باقی صفحہ (11) پر ملاحظہ فرمائیں

100 سال پہلے 1905 میں آنے والا قیامت خیز زلزلہ

تاریخی حقائق اور مشاہدات

(ترتیب وتحریر سید مبشر احمد ایاز)

14 اپریل 1905ء میں کانگڑہ صوبہ ہماچل میں آنے والے زلزلہ کے متعلق سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔

''میں نے زلزلہ کی نسبت پیشگوئی کی تھی جو اخبار الحکم اور البدر میں چھپ گئی تھی کہ ایک سخت زلزلہ آنے والا ہے۔ جو بعض حصہ پنجاب میں سخت تباہی کا موجب ہوگا اور پیشگوئی کی تمام عبارت یہ ہے'' زلزلہ کا دھکا عفت الدیار محلھا و مقامھا '' چنانچہ یہ پیشگوئی ۴ اپریل ۱۹۰۵ء کو پوری ہوئی۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۳۱)

اور اس پیشگوئی کے مطابق کانگڑہ میں شدید زلزلہ آیا جس میں ہندوؤں کے مشہور مندر زمین بوس ہوگئے۔ دھرمسالہ کی اور متفرق چھاؤنیاں جو تھیں ان میں بڑی تباہی آئی اور ایک محتاط اندازہ کے مطابق کہتے ہیں کہ بیس ہزار افراد لقمہ اجل ہوئے اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کا عجیب معجزہ ہے کہ کسی احمدی کا جانی و مالی نقصان نہیں ہوا۔

پھر کانگڑہ کے زلزلہ کے حالات بیان کرتے ہوئے حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ اپنی کتاب ''ذکر حبیبؑ'' میں بیان فرماتے ہیں۔

''۴ اپریل ۱۹۰۵ء کی صبح کو جبکہ پنجاب میں سخت زلزلہ آیا اور کانگڑہ کے پہاڑ میں کئی ایک بستیاں بالکل تباہ ہوگئیں اور ہندوؤں کی دیوی جوالا مکھی کی لاٹ بجھ گئی اور عمارت مسمار ہوگئی۔ اس وقت صبح ساڑھے چھ بجے کے قریب قادیان میں بھی سخت زلزلہ محسوس ہوا مگر یہ خدا کا فضل رہا کہ جیسا کہ لاہور اور امرتسر میں کئی ایک مکانات گر گئے اور آدمی مر گئے اور بہتوں کو چوٹیں آئیں ایسا کوئی حادثہ قادیان میں نہیں ہوا میں ان دنوں کچھ بیمار تھا اور خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میرا علاج کرتے تھے۔ روزانہ تازہ ادویہ منگوا کر اور ایک گولی اپنے ہاتھ سے مجھے بھیجا کرتے تھے۔ میں اس وقت اپنے (گھر والوں) کے ساتھ حضرت مسیح موعودؑ کے مکان میں اس کمرہ میں مقیم تھا جو گول کمرہ کے نام سے مشہور ہے اور جس میں میں قادیان میں سب سے پہلی دفعہ ۱۸۹۱ء کے ابتداء میں آن کر مقیم ہوا تھا۔ چونکہ زلزلے کے اس بڑے دھکے آنے کے بعد بھی چند گھنٹوں کے وقفے پر بار بار زمین ہلتی تھی اس واسطے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تجویز کی کہ مکانات چھوڑ کر باہر باغ میں ڈیرہ لگایا جائے۔ اکثر دوست مع قبائل باہر چلے گئے اور چھوٹی چھوٹی جھونپڑیاں بنالی گئیں اور بعض نے خیمے کھڑے کر لئے اور کئی ماہ تک اسی باغ میں قیام رہا۔ انہی ایام میں جاپان کا ایک پروفیسر اوموری جو علم زلازل کے محقق اور مبصر تھے ان زلازل کی تحقیقات کے واسطے ہندوستان آیا تھا اور بعد تحقیقات اس نے فیصلہ کیا تھا کہ یہاں اب کئی سال تک زلزلہ نہیں آئے گا لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی الہامی پیشگوئی شائع کی تھی کہ موسم بہار میں پھر زلزلہ آئے گا۔ چنانچہ دوسرے سال ایسا ہی ایک شدید زلزلہ پھر آیا''۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے الہام کیا:

'' بھونچال آیا اور شدت سے آیا۔ زمین تہہ بالا کردی''

اس ضمن میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:

''اس دن آسمان سے کھلا کھلا دھواں نازل ہوگا اور اس دن زمین زرد پڑ جائے گی۔ یعنی سخت قحط کے آثار ظاہر ہوں گے۔ میں بعد اس کے جو مخالف تیری توہین کریں گے تجھے عزت دوں گا اور تیرا اکرام کروں گا۔ وہ ارادہ کریں گے جو تیرا کام ناتمام رہے اور خدا نہیں چاہتا جو تجھے چھوڑ دے جب تک تیرے تمام کام پورے نہ کرے۔ میں رحمٰن ہوں اور ہر ایک امر میں تجھے سہولت دوں گا۔ ہر ایک طرف سے تجھے برکتیں دکھلاؤں گا''

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن۔ جلد نمبر ۲۲ صفحہ ۹۸)

پھر حضورؑ ایک جگہ فرماتے ہیں'' یاد رہے کہ جس عذاب کیلئے یہ پیشگوئی ہے اس عذاب کو خدا تعالیٰ نے بار بار زلزلہ کے لفظ سے بیان کیا ہے اگرچہ بظاہر وہ زلزلہ ہے اور ظاہر الفاظ یہی بتاتے ہیں کہ وہ زلزلہ ہی ہوگا۔ لیکن چونکہ عادت الٰہی میں استعارات بھی داخل ہیں اس لئے یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ غالباً تو وہ زلزلہ ہوگا ورنہ کوئی اور جاں گداز اور فوق العادت عذاب ہے جو زلزلہ کا رنگ اپنے اندر رکھتا ہے''

(براہین احمدیہ جلد پنجم)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''یاد رہے کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے۔ پس یقیناً سمجھو کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے ایسا ہی یورپ میں بھی آئے اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں آئیں گے اور بعض ان میں قیامت کا نمونہ ہوں گے اور اس قدر موت ہوگی کہ خون کی نہریں چلیں گی۔ اس موت سے پرند چرند بھی باہر نہیں ہوں گے اور زمین پر اس قدر سخت تباہی آئے گی کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی اور اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائیں گے کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین و آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہوں گی یہاں تک کہ ہر عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائیں گی اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ پر ان کا پتہ نہیں ملے گا۔ تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہوگا کہ یہ کیا ہونے والا ہے اور بہتیرے نجات پائیں گے اور بہتیرے ہلاک ہو جائیں گے۔ وہ دن نزدیک ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہیں کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہوں گی۔ کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے۔ یہ اس لئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں...... میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں، پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ''

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۶۸_۲۶۸)

پھر آپؑ فرماتے ہیں:

''اے سننے والو! تم یاد رکھو کہ اگر پیشگوئیاں صرف معمولی طور پر ظہور میں آئیں تو سمجھ لو کہ میں خدا کی طرف سے نہیں ہوں۔ لیکن اگر ان پیشگوئیوں نے اپنے پورے ہونے کے وقت دنیا میں ایک تہلکہ برپا کردیا اور شدت گھبراہٹ سے دیوانہ سا بنادیا اور اکثر مقامات سے عمارتوں اور جانوں کو نقصان پہنچا تو تم اس خدا سے ڈرو جس نے میرے لئے یہ سب کچھ کر دکھایا ''(تجلیات الٰہیہ صفحہ ۴ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۹۶)

1905ء کا زلزلہ...... آنکھوں دیکھا حال

حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے یہ خبر دی کہ چونکہ اس کے بھیجے ہوئے کی تکذیب کی گئی ہے اسلئے اللہ تعالیٰ اپنی ناراضگی کے اظہار اور اس فرستادے کی صداقت کے نشان کے طور پر اس دنیا پر عذابوں کا ایک سلسلہ شروع کرے گا جس پر حضرت اقدس بانی سلسلہ علیہ السلام نے ہندوستان بھر میں بذریعہ اشتہارات یہ پیشگوئی شائع فرمادی کہ میری صداقت کے طور پر عظیم الشان اور خطرناک ہلاکت خیز آفتوں اور تباہیوں اور زلزلوں کا ایک دور شروع ہونے والا ہے اور یہ بھی آپ نے تفصیل سے فرمادیا کہ ان تباہیوں کا مرکز کوئی ایک ملک نہ ہوگا اور یہ تباہی صرف ایک ہی شکل و صورت اور ایک ہی دفعہ نہیں ہوگی بلکہ مختلف شکلوں اور وقتوں اور خطوں میں آئے گی اس کی تفصیل بالخصوص آپ کی تصنیفات تجلیات الٰہیہ حقیقۃ الوحی، براہین احمدیہ حصہ پنجم وغیرہ میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے البتہ اس پیشگوئی کے فوراً بعد ہندوستان میں، ہندوستان کی تاریخ کا ہولناک ترین زلزلہ آیا چونکہ اس سے زیادہ تر تباہی کانگڑہ میں آئی اس لئے کانگڑہ کے زلزلے کے نام سے دنیا کی تاریخ میں مشہور ہوا وگرنہ لاہور اور پنجاب کے دیگر شہروں میں یہ تباہی آئی اس کی ایک جھلک اس وقت کے اخبارات اور عینی شاہدوں کی تحریرات کی روشنی میں قارئین کی خدمت میں پیش ہے، خدا کی باتیں کس طرح پوری ہوتی ہیں یہ دیکھنے کیلئے کہ خدا اپنے بھیجنے والوں کی کتنی غیرت رکھتا ہے، یہ بتانے کیلئے کہ جب اس کے پیاروں کو ستایا جاتا ہے اور حد سے گزر جایا جاتا ہے تو وہ قادر اور منتقم خدا پوری کائنات کو ہلا کے رکھ دیا کرتا ہے اور وہ کبھی ان دکھوں کو بھولتا ہے نہ چھوڑتا ہے......

زلزلہ اور قادیان میں حضرت اقدسؑ کا بنی نوع کیلئے دعا کرنا:۔

''۴/ اپریل ۱۹۰۵ء صبح پونے چھ بجے یکدفعہ نہایت زور آور حملہ زلزلہ کا ہوا۔ تمام مکانات اور اشیاء ہلنے اور ڈولنے لگ پڑیں۔ لوگ حیران اور سراسیمہ ہوکر گھبرانے لگے۔ ایسے وقت میں خدا کے مسیح کا حال دیکھنے کے لائق تھا۔ کیونکہ احادیث میں تو ہم پڑھا ہی کرتے تھے کہ ایسے آسمانی اور زمینی واقعات پر آنحضرت صلعم خشیت اللہ کا بڑا اثر اپنے چہرے پر ظاہر فرماتے تھے۔ ذرا سے بادل کے نمودار ہونے پر آپ بے آرام سے ہو جاتے کبھی باہر نکلتے اور کبھی اندر جاتے۔ غرض اس وقت بھی نبی اللہ نے ہر کہ عارف تر است ترساں تر والے مقولہ کو عملی رنگ میں بالکل سچا کر دکھایا۔ زلزلہ کے شروع ہوتے ہی آپؑ بمعہ اہل...... اور بال بچہ کے اللہ تعالیٰ کے حضور دُعا کرنے میں شروع ہوگئے اور اپنے ربّ کے آگے سربسجود ہوئے۔ بہت دیر تک قیام رکوع اور سجدہ میں سارا کنبہ کا کنبہ بمعہ خدام کے گرارہا اور اللہ تعالیٰ کی بے نیازی سے لرزاں و ترساں رہا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے تمام مکانات اور جانوں کو گرنے اور تلف ہونے سے محفوظ رکھا اور کوئی ایسا واقعہ پیش نہیں آیا جیسا کہ دوسرے شہروں سے تباہی اور ہلاکت کی خبریں آرہی ہیں بلکہ ایسے مکانات جن کے پردے صرف ایک ایک اینٹ کے تھے اور کچھ پھٹے ہوئے بھی تھے اور بعض اینٹیں اُکھڑی ہوئی یونہی پڑی تھیں اُن میں سے ایک اینٹ بھی نہیں گری چونکہ ہر دس منٹ کے بعد بار بار زلزلہ کا احساس ہوتا تھا اور تمام روز کچھ کچھ زلزلہ محسوس ہوتا رہا۔ اس واسطے حضور اقدس نے برعایت اسباب

باقی صفحہ نمبر (۱۵) پر ملاحظہ فرمائیں

رمضان کا مہینہ......رحمت اور مغفرت کا مہینہ

محمد کلیم خان مبلغ سلسلہ بنگلور کرناٹک

رمضان کی برکات اور اس کے مقدس ہونے کے بارے میں خود اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک کلام میں ارشاد فرمایا ہے کہ۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَالْفُرْقَانِ.

ترجمہ:۔ رمضان کا مہینہ وہ (مہینہ) ہے جس کے بارے میں قرآن کریم نازل کیا گیا ہے۔ وہ قرآن جو تمام انسانوں کیلئے ہدایت (بنا کر بھیجا گیا) ہے اور جو کھلے دلائل اپنے اندر رکھتا ہے۔ (ایسے دلائل) جو ہدایت پیدا کرتے ہیں۔ (سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۸۶)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:۔

شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن سے ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے صوفیا نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویر قلب کیلئے عمدہ مہینہ ہے۔ کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں (البدر ۱۲:۱۹۰۲ء)

رمضان کے بابرکت مہینہ میں اللہ تعالیٰ عام ایام سے کہیں زیادہ بڑھ کر بندوں سے شفقت و لطف سے پیش آتا ہے۔ بہت ہی خوش نصیب ہے وہ انسان جو رمضان کی برکات سے فائدہ اُٹھانے کی کوشش کرتا ہے۔ اور راستہ میں حائل ہونے والی تمام رکاوٹوں کا ڈٹ کر مقابلہ کرتا ہے۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ

(بخاری پارہ اوّل)

ترجمہ۔ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

رمضان کی برکات سے بھرپور فائدہ اُٹھانے کیلئے نیت اور ارادہ کا نیک ہونا بہت ضروری ہے۔ یہ مصمم نیت کرنی چاہئے کہ ہم نے صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا کیلئے روزہ رکھنا ہے اور رمضان کے تمام تقاضوں کو پورا کرنا ہے حدیث میں آتا ہے

ترجمہ: حضرت عائشہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہے کہ لوگوں کا حشر ان کی نیت کے مطابق ہوگا۔ (بخاری کتاب الصوم جلد اوّل)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

رغبت دل سے ہوں پابند نماز اور روزہ
نظر انداز کوئی حصہ احکام نہ ہو

ریاکاری انسان کو رمضان کی برکات سے محروم کر دیتی ہے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

ترجمہ: جس نے ایمان اور احتساب کے ساتھ رمضان کے روزے رکھے اُس کے گذشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (بخاری کتاب الصوم)

لفظ احتساب کا مطلب ہے کہ انسان اپنے نفس کا محاسبہ کرتے ہوئے روزہ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے رکھے۔ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا کہ روزہ کی جزا میں ہوں

رمضان میں اُن تمام امور سے اجتناب کرنا چاہئے جو روزہ کو داغدار کر دیتی ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے دو وجوہات کی بناء پر روزہ سے رُخصت عنایت فرمائی ہے فرمایا۔

وَمَنْ کَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ.

ترجمہ:۔ اور جو شخص مریض ہو یا سفر میں ہو تو اُس پر اور دنوں میں تعداد پوری کرنی ہوگی۔

مسافر اور بیمار کو اللہ تعالیٰ نے رخصت عنایت فرمائی ہے اور دوسرے دنوں میں روزہ کی تعداد پوری کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ اس کے باوجود اگر کوئی شخص بیمار اور مسافر ہونے کی حالت میں روزہ رکھتا ہے تو گویا وہ اپنی طاقت سے اللہ تعالیٰ کو منوانا چاہتا ہے اللہ کی رضا تو اُس کے بتائے ہوئے احکام پر عمل کرنے سے ہی حاصل ہو سکتی ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں ''قرآن شریف کی رُخصتوں پر عمل کرنا بھی تقویٰ ہے۔ خدا نے مسافر اور بیمار کو دوسرے وقت رکھنے کی اجازت اور رخصت دی ہے اس لئے اس حکم پر بھی عمل کرنا چاہئے ..... جو شخص مریض اور مسافر ہونے کی حالت میں روزے رکھتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے صریح حکم کی نافرمانی کرتا ہے۔ (ملفوظات جلد ۹)

ریاکاری ایک شیطان ہے جو اس شیطان کو جکڑ کر اور دھتکار کر صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے رمضان کے تقاضے پورے کرنے کی کوشش کرتے ہیں اُن کیلئے رحمت خداوندی کے دروازے کھل جاتے ہیں۔

رمضان کے مہینہ میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو دوسرے مہینوں سے بڑھ کر اجر عطا فرماتا ہے۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے اوپر ایک مہینہ آرہا ہے جو بہت مبارک مہینہ ہے۔ جس میں ایک رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے اللہ تعالیٰ نے اُس کے روزے فرض قرار دیئے ہیں۔ اور رات کے قیام کو ثواب کی چیز بنایا ہے جو شخص اس مہینہ میں کسی نیکی کے ساتھ اللہ کا قرب حاصل کرے ایسا ہے جیسا غیر رمضان میں فرض ادا کیا۔ اور جو شخص اس مہینہ میں کسی فرض کو ادا کرے وہ ایسا ہے جیسا کہ غیر رمضان میں ستر فرض ادا کرے۔ (سنن نسائی)

ایک طرف اللہ تعالیٰ اس مبارک مہینہ میں اس تلاش میں رہتا ہے کہ میرا بندہ جو میری رحمت اور میری مغفرت طلب کرے تو میں اس کو اپنی رحمت اور مغفرت سے نوازوں گا۔

بہت ہی بابرکت ہے وہ انسان جو اپنی غیر ضروری مصروفیات سے کنارہ کشی کر کے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں لگ جائے پورے ذوق و شوق اور اہتمام کے ساتھ اس ماہ مبارک کو گزارے۔ قرآن کریم کی تلاوت اور فرض عبادت کے ساتھ ساتھ نوافل اور تراویح میں مصروف ہو جائے اور دُنیاوی مصروفیت جو روحانیت کی ترقی میں روک بنتی ہے اُس کو ترک کر دے۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کی برکات کے حصول کی طرف احادیث میں خاص توجہ دلائی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ خود حضورؐ کے دل میں شدید تڑپ تھی کہ لوگ رمضان کی برکات حاصل کریں۔ آپؐ ماہ شعبان (جو رمضان سے پہلے آتا ہے) میں ہی اپنے صحابہؓ کو اکٹھا کر کے رمضان کی عظیم الشان برکات بتایا کرتے تھے اور تلقین فرماتے کہ زیادہ سے زیادہ رمضان سے برکات حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ کسل اور سستی جو روحانیت کی ترقی میں روک بنتی ہے اس کو ترک کر کے برکات الٰہی سے فیض یاب ہوں۔ یوں تو آنحضرت ﷺ سارا سال ہی عبادات الٰہی میں مشغول رہتے۔ مگر جب رمضان آتا اور خاص طور پر رمضان کا آخری عشرہ شروع ہوتا اپنی عبادات کو عروج تک پہنچا دیتے۔

حدیث میں آتا ہے کہ:۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب رمضان کا آخری عشرہ آتا تو نبی ﷺ اپنی کمر کو (اور بھی زیادہ) کس لیتے تھے اور اپنی رات کو غیر معمولی عبادت سے معمور کر دیتے۔ حتیٰ کہ اپنے اہل و عیال کو بھی رات کی خاص عبادتوں کیلئے بھی جگاتے تھے''۔

(بخاری باب فضل لیلۃ القدر)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:۔

''اس دُنیا میں بہت سے لوگ بہانہ جو ہیں وہ خیال کرتے ہیں کہ ہم اہل دُنیا کو دھوکہ دے لیتے ہیں ویسے ہی وہ خدا کو فریب دینا چاہتے ہیں بہانہ جو اپنے وجود سے آپ مسئلہ تراش لیتے ہیں۔ اور تکلفات کو شامل کر کے ان مسائل کو صحیح گردانتے ہیں لیکن خدا کے نزدیک وہ صحیح نہیں ہیں۔ تکلف کا باب تو بہت وسیع ہے اگر انسان چاہے تو اس کی رو سے ساری عمر بیٹھ کر ہی نماز پڑھتا رہے۔ اور روزے بالکل نہ رکھے ..... حیلہ جو آدمی تاویلوں پر تکیہ کرتے ہیں لیکن خدا کے نزدیک یہ تکیہ کوئی شے نہیں۔ (الحکم ۱۰ دسمبر ۱۹۰۲ء)

رمضان میں عبادات الٰہی کے بہت مواقع ملتے ہیں جن سے فائدہ اٹھا کر انسان خدا کی رضا حاصل کر سکتا ہے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

دن کے روزے رکھنے پر سحری کھانے سے مدد طلب کرو اور دوپہر کو تھوڑی دیر آرام کر کے قیام لیل (تہجد) میں سہولت حاصل کرو۔ (ابن ماجہ جلد اوّل)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ روزہ آدمی کیلئے ڈھال ہے جب تک اُس کو پھاڑ نہ ڈالے۔ کسی نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کس چیز سے پھٹ جاتا ہے فرمایا..... جھوٹ اور غیبت سے۔

(سنن نسائی)

کبھی بری بات سے اپنی زبان کو گندہ نہیں کرنا چاہئے خاص طور پر رمضان المبارک میں تو زبان کی مکمل حفاظت کرنی چاہئے۔ حدیث میں ہے کہ:

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جھوٹ بولنے جھوٹ پر عمل کرنے سے اجتناب نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کو اُس کا بھوکا پیاسا رہنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ (بخاری شریف)

نیز فرمایا:

''نماز عید سے قبل صدقۃ الفطر ادا کیا کرو وہ بیہودہ اور فحش باتوں سے جو روزہ دار سے سرزد ہوگئی ہوں کفارہ ہے۔ (ابوداؤد)

اگر کوئی انسان اپنی زبان سے بے شرمی کی بات نکالے لڑائی جھگڑا کرے اور غیبت اور چغلی کرے اُس کا روزہ رکھنے کا کوئی فائدہ نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

روزہ دار کو خیال رکھنا چاہئے کہ روزہ سے صرف یہ مطلب نہیں کہ انسان بھوکا رہے بلکہ خدا کے ذکر میں بہت مشغول رہنا چاہئے آنحضرت ﷺ رمضان شریف میں بہت عبادت کرتے تھے۔ ان ایام میں کھانے پینے کے خیالات سے فارغ ہو کر ان ضرورتوں سے انقطاع کر کے تبتل الی اللہ حاصل کرنا چاہئے بدنصیب ہے وہ شخص جس کو جسمانی روٹی ملی مگر اُس نے روحانی روٹی کی پرواہ نہیں کی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں رمضان المبارک کی برکات سے کما حقہ استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور درمیان میں حائل ہونے والی تمام رکاوٹیں دور فرمائے۔

دُعائے مغفرت

مورخہ 11.10.05 کو صبح تین بجے مکرم سراج احمد صاحب چنتہ کنٹہ بعمر 70 سال وفات پاگئے انا للہ وانا الیہ راجعون آپ مکرم سیٹھ راج احمد صاحب مرحوم چنتہ کنٹہ کے بڑے لڑکے تھے صوم و صلوٰۃ کے پابند غریب پرور خاموش طبع بزرگ تھے آپ کچھ عرصہ قبل چنتہ کنٹہ کے امیر بھی رہ چکے ہیں۔ آپ نے اپنا امارت کا دور بہت کامیاب رنگ میں گذارا۔ آپ نے اپنے پیچھے سوگوار ایک بیوہ تین لڑکے اور چار لڑکیاں چھوڑی ہیں سب بچے ماشاء اللہ شادی شدہ ہیں اور سب اپنے اپنے گھروں میں آباد ہیں۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ دے نیز پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ چونکہ مرحوم موصی تھیا ماتاً چنتہ کنٹہ احمدیہ قبرستان میں تدفین عمل آئی۔ (صفیہ بیگم اہلیہ اقبال احمد۔ صدر لجنہ اماء اللہ ظہیر آباد)

اسلامی روزوں کی امتیازی شان

نسیم بیگم شیرین بنت محمد فہیم مرحوم اٹارسی ایم پی

اسلام ہی وہ واحد مذہب ہے جو خدا تعالیٰ کے نزدیک قبولیت کا درجہ رکھتا ہے۔ اِس میں بندہ کو خدا سے قریب تر کرنے کے جو آداب بتائے گئے ہیں وہ اوروں سے ممتاز ہیں۔ چنانچہ اسلامی عبادات میں روزہ کو ایک اہمیت حاصل ہے۔ روزہ کے تعلق سے خدا اور اس کے رسولؐ کے ارشادات بنیادی حیثیت رکھتے ہیں اس کی امتیازی حیثیت کو بزرگان کرام کے الفاظ میں پیش کرنا چاہتی ہوں۔

دیگر مذاہب میں بھی روزہ کا تصور ہے۔ اس کے عمل کے طریقے کہیں کچھ اور کہیں کچھ ہیں کسی مذہب میں روزہ کا عمل آسان تر کر دیا گیا ہے تو کسی مذہب میں سخت تر کر دیا گیا ہے مگر متوازن طریقہ عمل صرف اسلام میں ہی ہے۔ اور ساری دنیا میں جہاں بھی اسلام کے پیروکار ہیں اور اسلامی روزہ رکھنا چاہتے ہیں سب ہی واحد طریقہ عمل رکھتے ہیں بہر حال کسی بھی اور مذہب میں عالمی طور پر مساوات روزہ میں نہیں ہے۔ پھر ایک اور پہلو میں بھی امتیاز ہے فرض روزہ ماہ رمضان میں رکھا جاتا ہے۔ جو قمری مہینوں میں سے ایک مہینہ ہے جس کی وجہ سے رمضان کا مہینہ سال اور چکر لگاتا رہتا ہے۔ یعنی لمبے دنوں میں بھی چھوٹے دنوں میں بھی اور درمیانی دنوں میں بھی روزوں کے ایام پورے سال میں چکر لگاتے ہیں یہ ایک ایسا حسین اور پر حکمت نظام ہے کہ اس کا کوئی اور مذہب مقابلہ نہیں کر سکتا۔

روزہ کی حکمت اور فلسفہ کیا ہے اس بارہ میں شاید ہی کسی اور مذہب میں اس کا ذکر ہو مگر اسلام نے اسے مفصل بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ حضرت مصلح موعودؓ کے الفاظ میں اس کی شان اور عظمت ملاحظہ فرمائیں۔

آپؓ فرماتے ہیں ''روزہ کا حکم بھی قریباً سب مذاہب میں مشترک ہے مگر جس صورت اور شکل میں اسلام نے اس کو پیش کیا ہے اور محفوظ رکھا ہے وہ باقی مذاہب سے نرالی ہے۔ اسلام میں روزوں کی یہ صورت ہے کہ بالغ عاقل کو برابر ایک مہینہ کے روزے رکھنے کا حکم ہے سوائے اس صورت کے کہ کوئی شخص بیمار ہو یا اُسے بیماری کا یقین ہو یا سفر پر ہو یا بالکل بوڑھا اور کمزور ہو گیا ہو۔ ایسے لوگ جو بیمار ہوں یا سفر پر ہوں اُن کے لئے حکم ہے کہ دوسرے اوقات پر روزہ رکھیں اور جو بالکل معذور ہو گئے ہوں ان کے لئے کوئی روزہ نہیں۔ روزہ کی یہ صورت ہے کہ پو پھٹنے سے لیکر سورج کے غروب تک کوئی چیز کھائے نہ پیئے نہ کم نہ زیادہ اور نہ مخصوص تعلقات کی طرف توجہ کرے۔ پو پھٹنے سے پہلے چاہئے کہ کھانا کھا لے اور پانی پی لے تا جسم پر غیر معمولی بوجھ نہ پڑے صرف شام ہی کو کھانا کھا کر متواتر روزے رکھنے کو شریعت نے ناپسند کیا ہے۔

روزہ کی حکمتیں قرآن کریم نے یہ بتائی ہیں۔

لتکبروا الله علیٰ ما هداکم ولعلکم تشکرون (بقرہ ۲۳)

تا کہ تم اللہ تعالیٰ کی بڑائی کا اظہار کرو اس وجہ سے کہ اس نے تم کو سچا راستہ دکھایا ہے اور تا کہ تم میں شکر کرنے کا مادہ پیدا ہو یعنی ایک فائدہ تو یہ مدنظر ہے کہ تم ان دنوں میں بوجہ سارا دن کھانے پینے کے شغلوں سے فارغ رہنے کے اور مادیت کی طرف سے توجہ ہٹ جانے کے اللہ تعالیٰ کا ذکر زیادہ کرو گے۔ دوسرے یہ فائدہ مدنظر ہے کہ اسطرح بھوک کی تکلیف محسوس کر کے تمہارے دل میں شکر گزاری کا مادہ پیدا ہوگا کیوں کہ انسان کا قاعدہ ہے کہ جب تک اس کے پاس کوئی نعمت ہوتی ہے اس کی اُسے قدر نہیں ہوتی ہے تب چھن جائے تو اس کی قدر محسوس ہوتی ہے بہت سے آنکھوں والے آدمیوں کے بھی ساری عمر ذہن میں نہیں آتا کہ آنکھیں بھی بڑی نعمت ہیں لیکن جب کسی کی آنکھیں جاتی رہتی ہیں تب اسے معلوم ہوتا ہے کہ آنکھیں اللہ تعالیٰ کی کیسی نعمت ہیں اس طرح بھوک کی تکلیف محسوس ہوتی ہے تو تب اُسے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے اُسے کیسا آرام بخشا ہے اور یہ کہ اُسے اس آرام کی زندگی کو نیک اور مفید کاموں میں صرف کرنا چاہئے نہ کہ لہو ولعب میں۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ کی حکمت یہ ہے کہ لعلکم تتقون تا کہ تم کو تقویٰ حاصل ہو۔ یہ تتقون کا لفظ قرآن کریم میں تین معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ ایک دکھوں سے بچنے کے معنے میں۔ دوسرے گناہوں سے بچنے کے معنوں میں اور تیسرے روحانیت کے اعلیٰ مدارج کے حاصل کرنے کے متعلق۔ پس اس لفظ کے ذریعہ سے تین حکمتیں اللہ تعالیٰ نے روزہ کی بیان فرمائی ہیں۔ پہلی حکمت یہ کہ انسان روزہ کے ذریعہ سے دکھوں سے بچ جاتا ہے۔ بظاہر یہ امر قابل تعجب معلوم ہوتا ہے کہ روزے سے انسان دُکھ سے بچے کیونکہ روزہ سے تو انسان اور بھی تکلیف پاتا ہے مگر جب غور سے دیکھا جائے تو روزہ درحقیقت انسان کو دو سبق دیتا ہے جس سے اُس کی قومی حفاظت ہوتی ہے۔ اول سبق تو یہ ہے کہ مالدار لوگ جو سال بھر عمدہ سے عمدہ غذائیں کھاتے رہتے ہیں ان کو اپنے غریب بھائیوں کی تکلیفوں کا جو فاقوں سے دن گذارتے ہیں احساس بھی نہیں ہوتا نہ انہوں نے بھوک کی تکلیف بھی دیکھی ہوتی ہے نہ بھوک کی تکلیف کا وہ اندازہ لگا سکتے ہیں لیکن اسلام کے حکم کے ماتحت بڑے سے بڑے امرا کو روزے رکھنے پڑتے ہیں اور تب ان کو یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ بھوک کی تکلیف کیسی ہوتی ہے اور اپنے غریب بھائیوں کی حالت کا صحیح اندازہ ہوتا ہے اور اُن کی ہمدردی کا جوش دلوں میں پیدا ہوتا ہے اور اس کا نتیجہ قوم کی ترقی اور حفاظت ہوتا ہے اور قوم کی حفاظت درحقیقت فرد کی حفاظت ہی ہوتی ہے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ اسلام نہیں چاہتا کہ لوگ سست اور غافل ہوں اور تکلیف برداشت کرنے کی ان میں عادت نہ ہو وہ چاہتا ہے کہ ضرورت کے وقت وہ ہر قسم کی مشقت برداشت کرنے کی قابلیت رکھتے ہوں۔ اور روزے ہر سال مسلمانوں کے اندر یہ مادہ پیدا کر جاتے ہیں اور جو لوگ اسلام کے اس حکم پر عمل کرنے والے ہوں وہ بھی عیاشی اور غفلت میں مبتلا ہو کر ہلاک نہیں ہو سکتے۔

دوسرا امر کہ روزوں سے انسان گناہ سے بچتا ہے اس طرح متحقق ہوتا ہے کہ گناہ درحقیقت مادی لذات کی طرف جھکنے کا نام ہے اور یہ قاعدہ دیکھا گیا ہے کہ جب انسان کام کا عادی ہو جائے تو وہ اس کو چھوڑ نہیں سکتا۔ مگر جب اس میں یہ طاقت ہو کہ اپنی مرضی پر اس کو چھوڑ بھی دے تو پھر وہ خواہش اس پر غلبہ نہیں مارتی پس جب کوئی شخص روزوں میں تمام اُن لذات کو جو اس کو بعض اوقات گناہ کی طرف کھینچتی ہیں خدا کے لئے چھوڑ دیتا ہے اور ایک مہینہ تک برابر اپنے نفس پر قابو پانے کی عادت ڈالتا ہے تو اس کا لازمی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ وہ ان لالچوں کا مقابلہ آسانی سے کر سکتا ہے جو اسے گناہ کی طرف کھینچتی ہیں۔

تقویٰ کے قیام میں روزوں سے اسطرح مدد ملتی ہے کہ ان دنوں چونکہ رات کو کھانا کھانے کیلئے اُٹھنا پڑتا ہے زیادہ عبادت اور دُعاؤں کا موقع ملتا ہے اور دوسرے یہ کہ جب بندہ خدا تعالیٰ کے لئے اپنے آرام کو چھوڑتا ہے تو خدا تعالیٰ بھی اس کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور اس کی روح کو طاقت بخشتا ہے''۔

(بحوالہ ''احمدیت یعنی حقیقی اسلام'' صفحہ 56-59 طبع اول) اسی مضمون کو آگے بڑھاتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ایک اور جگہ یوں بیان فرمایا ''اسی طرح روزوں کے احکام بیان فرما کر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کذالک یبین الله اٰیٰته للناس لعلهم یتقون۔ اسی طرح ہم اپنے احکام لوگوں کے فائدے کیلئے بیان کرتے ہیں تا کہ وہ متقی ہو جائیں لیکن فی زمانہ لوگ روزہ رکھتے ہوئے تقویٰ سے عاری ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ کو تمہیں بھوکے رکھنے سے غرض نہیں جو شخص روزہ رکھتا اور جھوٹ بولنا ترک نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکا رہنے کی کچھ حاجت نہیں۔ عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من لم یدع قول الزور والعمل به فلیس لله حاجة فی ان یدع طعامه وشرابه۔ پس روزہ رکھتے ہوئے جن لوگوں میں تقویٰ پیدا نہیں ہوتا معلوم ہوتا ہے ان کے روزے قرآن شریف کے فرض کئے ہوئے روزے نہیں کیونکہ روزوں کے فرض کرنے کی غرض یہی تقویٰ کا پیدا کرنا تھا نہ کہ انسان کو بھوکا رکھنا۔ خدا تعالیٰ کو کیا غرض ہے کہ وہ انسان کو خوانخواہ بھوکا رہنے کا حکم دے''

(تحفۃ الملوک صفحہ 44 طبع اول)

پس صرف روزہ ہی واحد اسلامی عبادات نہیں بلکہ اس کے جتنے بھی احکام ہیں وہ سب ہی حکمت سے پر ہیں کہ کوئی اور مذہب اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ سچ ہے

ان الدین عند الله الاسلام

☆☆☆

بقیہ صفحہ (8)

مناسب سمجھا کہ سہ منزلہ مکان میں رہنے کے بجائے اپنے باغ والے مکان میں ایک دو روز کے واسطے رہائش اختیار کریں۔

اسی زلزلہ کا ذکر تھا۔ حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا ''یہ ایک قیامت ہے جو لوگ قیامت کے منکر ہیں وہ اب دیکھ لیں کہ کس طرح ایک ہی سیکنڈ میں ساری دُنیا فنا ہو سکتی ہے۔ جب لوگوں کو بہت امن اور آسودگی حاصل ہو جاتی ہے تو وہ خدا سے اعراض کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ خدا کا انکار کر دیتے ہیں۔ اس قسم کا امن ایک خباثت کا پھوڑا ہے۔ یہ قیامت لوگوں کے واسطے عذاب مگر ہمارے واسطے مفید ہے''۔

پھر آپ نے سلطان احمد کو دیکھنے والا رویاء بیان کیا جو الہامات کے ذیل میں درج کیا گیا ہے اور میاں بشیر احمد اور شریف احمد کے خوابوں کا پھر ذکر کیا اور براہین احمدیہ کے حصہ پنجم کے چھپنے کا ذکر کیا جس کا نام نصرۃ الحق ہے اور فرمایا ''یہ قیامت ہمارے لئے نصرۃ الحق ہے ہم صبح یہی مضمون لکھ رہے تھے اور اس الہام پر پہنچے تھے جو براہین احمدیہ میں درج تھا کہ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کرے [illegible] زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دے گا۔ ہم یہ الفاظ لکھ رہے تھے اور اس کے پورا ہونے کے ثبوت آگے درج کرنے کو تھے کہ یکدفعہ زلزلہ ہوا۔ یہ ایک زور آور حملہ ہے اور پیشگوئی میں حملوں کا لفظ جمع ہے جو عربی میں زلزلہ کے سوائے خدا جانے تیسرا حملہ کون سا ہے جو ہماری سچائی کے ثبوت کے واسطے خدا تعالیٰ نے ظاہر فرمانا ہے اور ابھی خدا جانے کیا ہے۔ باہر سے خبریں آئیں گی تو معلوم ہوگا کہ کس قدر تباہی ہوئی ہے۔ ہم نے کل ہی کہا تھا کہ خواب سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک ہیبت ناک نشان ہونے والا ہے۔ یہ ایک ہلاکت کا نشان ہے۔ جماعت کے سب لوگوں کو چاہئے کہ اپنی حالتوں کو درست کریں۔ توبہ واستغفار کریں اور تمام شکوک و شبہات کو دور کر کے اور اپنے دلوں کو پاک وصاف کر کے دُعاؤں میں لگ جائیں اور ایسی دُعا کریں کہ گویا مر ہی جائیں تا کہ خدا ان کو اپنے غضب کی ہلاکت کی موت سے بچائے۔ بنی اسرائیل جب گناہ کرتے تھے تو حکم ہوتا تھا کہ اپنے تئیں قتل کرو۔ اب اس اُمت مرحومہ سے وہ حکم تو اٹھایا گیا ہے مگر یہ اس کے بجائے ہے کہ دُعا ایسی کرو کہ گویا اپنے آپ کو قتل ہی کر دو (البدر ۶ اپریل ۱۹۰۵

محترم غلام رسول صاحب وانی آف کیموہ کشمیر
کا قبول احمدیت

عاشق حسین گنائی متعلم جامعہ احمدیہ قادیان

1945 میں محترم غلام رسول صاحب وانی ابن محترم عبد العزیز صاحب وانی کیموہ تحصیل کولگام کشمیر کے ایک غیر احمدی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آپ کے ماموں جان جماعت احمدیہ ناصر آباد میں رہائش پذیر تھے۔ پانچ چھ سال کی عمر میں آپ ماموں کے ہاں جایا کرتے تھے۔ آپ کے ماموں جان نے آپ کو قریب کے ایک گانو بوگام Bugum میں ایک مڈل اسکول میں داخلہ دلوایا۔ پڑھائی کے دوران آپ ماموں کے ہاں ہی رہتے تھے تقریباً پانچویں کلاس میں والد صاحب نے آپ کو گھر بلالیا اور جماعت احمدیہ کے خلاف تعلیم دی اور کہا کہ بیٹے ان کی تعلیم کی طرف توجہ نہ کرنا اپنی عاقبت کو برباد نہ کرنا۔ یہ نصیحت سنکر آپ ناصر آباد واپس آئے۔ اس کے بعد تقریباً تین سال بعد آپ خواب میں ایک آدمی کو دیکھتے ہیں جن کا چہرہ نور سے چمک رہا ہے اور آپ کو یہ نصیحت کرتا ہے کہ احمدیت سچی جماعت ہے اس کو قبول کرو۔ اس خواب کے ذریعہ آپ کے اندر غیر معمولی تغیر پیدا ہوا اور احمدیت کی محبت دل میں زیادہ بڑھنے لگی۔ اور تب تک آپ کو چین حاصل نہ ہوا جب تک کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے قبول حق کی سعادت سے نہ نوازا۔ یہ خبر جب آپ کے والد صاحب کو پہنچی تو والد صاحب نے گھر پر بلایا اور پیار سے سمجھانے لگے بیٹے اگر تم دولت چاہتے تو میں سارے بیٹوں سے زیادہ دولت آپ کے نام کردوں گا اگر آپ کسی حسین لڑکی سے شادی کرنا چاہتے ہو تو اس علاقے کی سب سے حسین لڑکی کے ساتھ آپ کی شادی کردوں گا۔ تمہاری کوئی بھی شرط مجھے منظور ہے لیکن احمدیت کو چھوڑ دو۔ یہ سب کچھ سنکر آپ نے والد صاحب کو کہا میں نے احمدیت قبول کی ہے اور مجھے اسی میں سب کچھ ملا ہے یہ جواب سنتے ہی آپ کو والد صاحب اور دوسرے بھائیوں نے گھر سے ہمیشہ کیلئے نکال دیا گھر سے نکلنے کے بعد آپ نے پڑھائی چھوڑ دی اور مزدوری کرنے لگے لیکن احمدیت کے دامن کو نہ چھوڑا۔ آپ ہر سال جلسہ میں شمولیت کی غرض سے قادیان آتے ایک دفعہ کا واقعہ ہے جب جلسہ سالانہ کا وقت آیا تو اس وقت آپ کے پاس کوئی پیسہ نہیں تھا آپ نے اپنی چادر پچیس روپیہ میں بیچ دی اور جلسہ میں شرکت کی۔ آپ کے بھائی جماعت کے شدید مخالف تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے نازیبا الفاظ استعمال کرتے تھے اس بناء پر آپ نے بھائیوں سے ملنا چھوڑ دیا اور آپ کے والد کی جائیداد میں جو آپ کا حصہ بنتا تھا وہ بھی آپ نے بھائیوں سے لینا گوارا نہ کیا اور کہلا بھیجا کہ میں جائیداد میں سے کچھ نہیں لوں گا۔ پھر آپ نے عدالت میں تحریری لکھ کر دیا تا کہ بعد میں آپ کے بچے ان کے خلاف کوئی کارروائی نہ کریں۔ اس طرح آپ جائیداد سے بھی دست بردار ہو گئے آپ کی شادی ۱۹۶۸ء میں ہوئی اور آپ محنت مشقت کر کے اہل وعیال کیلئے خوردونوش کا انتظام کرتے رہے احمدیت پر دوام پکڑنے کی برکت سے آپ شادی کے بعد ایک ڈیپارٹمنٹ میں ملازم ہوئے ایک دن آپ دفتر جا رہے تھے تو اچانک آپ نے سڑک پر ایک چھوٹا سا بیگ اٹھایا جس میں تخمیناً چالیس ہزار روپے تھے۔ روپیوں کو دیکھ کر آپ بہت خوف زدہ ہوئے اور نماز میں گڑگڑا کر دُعائیں کرنے لگے کہ اے خدا تو نے مجھے کس آزمائش میں ڈال دیا ہے مجھے جلدی ان روپیوں کے مالک سے ملا دے۔ چند دنوں کے بعد دفتر میں آپ کے اعلیٰ افسر نے آپ کو مخاطب کر کے کہا کہ غلام رسول چند دن پہلے میرے کچھ روپے گم ہو گئے ہیں پتہ نہیں کس نے اُٹھائے۔ یہ سنتے ہی آپ کے دل میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور آپ نے ان سے نشانی طلب کی اور روپیوں کا بیگ انکے حوالے کر دیا۔ یہ دیکھ کر آفیسر بہت متاثر ہوئے اور کہنے لگے آپ کس فرقے سے تعلق رکھتے ہیں ایسے آدمی دُنیا میں بہت کم پائے جاتے ہیں آپ نے احمدیت کا تعارف کرایا تو وہ سنکر بہت متاثر ہوئے اور آپ کی سروس بک پر آپ کی تعریف کی آپ بچپن سے بہت محنتی تھے ملازمت ملنے کے بعد آپ مزدوری بھی کرتے تھے اور کچھ روپے جمع کر کے ناصر آباد میں ہی زمین خریدی اور وہیں پر گھر بنایا جس میں آپ رہ رہے ہیں سنت رسول اللہ کی پیروی کرتے ہوئے آپ ہر وقت رات کو باوضو سویا کرتے ہیں جس کی وجہ سے کئی خوابیں آپ نے دیکھیں جو بعد میں پوری ہوئیں۔ ایک خواب کا ذکر آپ ہر وقت کیا کرتے ہیں کیونکہ وہ واقعی بہت ایمان افروز ہے۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ ۱۹۷۵ء کی بات ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا میں ایک سبز رنگ کی گاڑی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ساتھ سفر کر رہا ہوں۔ جب میں نے حضور کی معیت میں کافی سفر کیا اور شدید تھکاوٹ محسوس ہوئی تو میں نے حضور سے عرض کی حضور بہت تھک گیا ہوں آپ مجھے کہاں لے جا رہے ہیں حضور نے فرمایا آپ مت گھبرائیے۔ آپ مدینہ کی گلیوں میں گھوم رہے ہیں یہ سن کر میں بیدار ہوا اور سوچنے لگا یہ کیا ماجرا ہے۔

۱۹۸۰ء میں جب میرے والد صاحب بیمار ہوئے اور مجھے ملاقات کیلئے پیغام بھیجا تو خاکسار جب والد صاحب کے گھر کیموہ پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ والد صاحب قریب المرگ ہیں۔ مجھے اپنے قریب بلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مجھے معاف کرنا میں نے آپ کو ہمیشہ دُکھ پہنچایا اور یہ بھی کہا کہ تو ہی پکا مسلمان ہے۔ یہ بات سنکر میرا بھائی اور دوسرے بیٹھے ہوئے بڑے بڑے اہلحدیث فرقے کے علماء بہت غصہ ہوئے اور بھائی نے والد صاحب کو کہا کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں یہ تو کافر ہے۔ والد صاحب نے جواب دیا خبردار ایسا نہیں کہنا میں نے پوری زندگی انہی کو پابند صوم وصلوٰۃ پایا ہے اور ان کے جیب میں ہر وقت قرآن شریف ہوتا ہے۔ تم تو بعض وقت نماز پڑھتے ہی نہیں ہو۔ قرآن جیب میں رکھنا یہ خاکسار کی پرانی عادت تھی۔ اس کے بعد والد صاحب نے مجھے اپنے سرہانے بیٹھنے کیلئے کہا تا کہ مجھے آرام ملے اور کچھ انگور کے دانے کھلائے اس سے پہلے آپ کھانے سے بالکل منع کرتے تھے بہر حال میرے والد صاحب نے جاتے جاتے اس بات کی گواہی دی کہ احمدیت ہی سچی جماعت ہے۔ الحمدللہ۔

پھر ۱۹۹۸ء کا سال آتا ہے جو ہم سب گھر والوں کیلئے باعث ایمان مسرت اور خوشی کا سال تھا چونکہ اسی سال اللہ تعالیٰ نے بیس سال قبل کی وہ خواب پوری فرمائی جس میں میں نے دیکھا کہ میں مدینہ کی گلیوں میں گھوم رہا ہوں۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے حج بیت اللہ کی سعادت نصیب کی جب میں مدینہ کی گلیوں میں حج کے دوران گھوم رہا تھا تو وہ خواب میری آنکھوں کے سامنے بار بار آتا میں مدینہ کی گلیوں کو دیکھ کر اور خواب کو یاد کرتے ہوئے بہت روتا تھا کہ اے خدا تیری کیا عجیب قدرت ہے تو نے کس شان و شوکت کے ساتھ اُس خواب کو پورا فرمایا اور مجھ جیسے ناچیز کو بھی یہ عظیم الشان سعادت نصیب فرمائی۔ الحمد للہ علی ذالک۔ ❁❁

بقیہ صفحہ: 6

اس کیلئے کوئی ضمانت نہیں ہے کہ اس کیلئے آخر میں خوشی کے سامان ہونگے۔ جبکہ خدا تعالیٰ کی خاطر کی گئی نیکی کے لازماً نیک نتائج نکلتے ہیں تو یہ عید کا دن ہمیں یہ بتاتا ہے کہ اللہ کا پیغام ہے کہ تمہارے ہر نیک عمل کا اللہ تعالیٰ تمہیں ضرور اجر دے گا اس لئے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے ہوئے اس کے دیئے ہوئے احکامات پر عمل کرتے رہو فرمایا ان حکموں میں سے ایک حکم یہ بھی ہے کہ آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو اگر ایسا کرو گے تو وہ ہمیشہ تمہارے لئے خوشیوں کے سامان پہنچاتا رہے گا۔

فرمایا جس آیت کی ابتداء میں تلاوت کی گئی ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ اللہ کی اطاعت کرنے والے جھگڑا نہیں کرتے بلکہ آپس میں پیار سے رہتے ہیں ان لڑائی جھگڑوں کی وجہ سے نہ صرف تم اللہ و رسول کے نافرمان کہلاؤ گے بلکہ تمہارا رعب اور تمہاری طاقت بھی ختم ہو جائے گی۔

شیطان ان جھگڑوں کی وجہ سے تمہارے اندر وسوسے پیدا کرے گا اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ شیطان تمہیں نظام سے بدظن کر دے کیونکہ نظام جس فریق کے خلاف فیصلہ کرے گا اس کے دل میں جماعتی نظام کے خلاف بدگمانی پیدا ہو گی اور پھر اس بدگمانی سے بزدلی بھی پیدا ہو جاتی ہے بزدل آدمی جب ڈرتا ہے تو پھر اپنے جتھے بھی بناتا ہے اور پھر یہ ایک ایسا شیطانی چکر شروع ہو جاتا ہے کہ یہ لڑائی جھگڑے اپنوں تک ہی محدود نہیں رہتے بلکہ غیروں تک بھی پہنچ جاتے ہیں اور اس طرح تمہارا رعب جو ہوتا ہے وہ ختم ہو جاتا ہے۔

فرمایا اگر ایسے معاملات ہو جائیں جن میں لڑائی جھگڑوں کی ابتداء ہو تو اوّل تو صبر سے کام لو اور اگر بہت ہی اہم بات ہو تو نظام جماعت کو اطلاع کرو فرمایا اگر تم صبر کرو گے تو تمہارا صبر خدا کی خاطر ہو گا۔ اس کے نتیجہ میں غیروں کو جماعت پر انگلیاں اٹھانے کا موقع نہیں ملے گا فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ پھر میں تمہارے ساتھ ہوں اور اللہ جب کسی کے ساتھ ہو تو اس کو اپنی جناب سے ایسے سامان مہیا فرماتا رہتا ہے جو اس کے لئے تسکین کا باعث ہوں۔

پس یہ رمضان اور عید تمہیں یہ بھی سبق دے رہے ہیں کہ جس طرح ان دنوں اللہ تعالیٰ کی خاطر کی ہوئی قربانیاں پھل لاتی ہیں اگر ہم آئندہ زندگی میں اللہ تعالیٰ کی خاطر قربانیاں دیں گے تو اللہ تعالیٰ ہماری زندگیوں میں خوشیوں کے سامان کرتا رہے گا۔ پس اس عید کے دن میرا یہ پیغام ہے کہ آپس کی ناراضگیاں شکر رنجیاں اور نفرتیں دور کر دو چاہے دوستوں کے جھگڑے ہوں میاں بیوی کے جھگڑے ہوں ساس بہو کے جھگڑے ہوں بہن بھائی کے جھگڑے ہوں ان سب جھگڑوں کو خدا کی خاطر ختم کر [illegible] اگر تم ایسا کرو گے تو یہ بات جماعتی نظام کی مضبوطی کا باعث ہو گی اور اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ تم کو اپنی برکات سے بھی نوازے گا۔ فرمایا تمام انبیاء کی بعثت کی مشترک غرض یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کی سچی محبت قائم کی جائے اور بنی نوع انسان واخوان سے محبت پیدا ہو جائے ہماری جماعت کے قیام کا مقصد بھی یہی ہے اور ہماری حقیقی عید اسی میں ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی کامل اطاعت میں داخل ہو جائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ عید الفطر کو جاری رکھتے ہوئے احباب جماعت کو توجہ دلائی کہ عید کے دن خاص طور پر ذکر الٰہی اور با جماعت نمازوں کا اہتمام کریں آخر پر حضور نے تمام عالمگیر احباب جماعت کو عید کی مبارکباد دی۔ اللہ تعالیٰ تمام بنی نوع انسان کو عید کی حقیقی خوشیاں عطا فرمائے۔

❁❁❁❁❁❁❁

ضروری اعلان

جلسہ سالانہ قادیان کی جلسہ گاہ میں فرش پر گھاس اور میٹ ڈال کر بیٹھنے کا انتظام کیا جاتا ہے اور لوگ بڑی خوشی اور آزادی سے جہاں چاہیں بیٹھ جاتے ہیں۔ لیکن بعض ایسے احباب کے لئے جو نیچے بیٹھنے سے معذور ہیں یا بعض عہدیداروں کے لئے کرسیوں کا بھی انتظام کیا جاتا ہے اور ظاہر ہے کہ یہ انتظام بہت محدود ہوتا ہے لیکن عین جلسہ کے دن کرسی کا ٹکٹ طلب کرنے والوں کا ہجوم ہو جاتا ہے اور بدنظمی کی سی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے

لہذا اعلان کیا جاتا ہے کہ امراء وصدر صاحبان جماعت ایسے مخصوص احباب کے نام اپنی سفارش کے ساتھ ۲۰ نومبر تک خاکسار کو بھجوا دیں اور مستورات کے نام مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ بھارت کو بھجوا دیں تا کہ جن کو ٹکٹ دینے کا فیصلہ ہو جائے ان کے ٹکٹ تیار کر کے قبل از وقت امراء وصدر صاحبان کو بھجوا دئے جائیں تا کہ عین موقع پر ان کو اور دفتر کو پریشانی نہ ہو۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

جماعت احمدیہ بنگلور کی مساعی

تیسرا سالانہ مقامی اجتماع خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ بنگلور

مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ بنگلور کا سالانہ اجتماع مورخہ 7.8.05 کو احمدیہ مسجد ولسن گارڈن بنگلور میں صبح 10 بجے محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ بنگلور کی صدارت میں شروع ہوا۔مکرم مصدق احمد صاحب کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم ایوب رضا صاحب کی نظم کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ کا عہد مکرم قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بنگلور نے دہرایا اطفال کا عہد مکرم مصدق احمد صاحب نے دہرایا۔اس کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ کی سالانہ کارکردگی کی رپورٹ مکرم مولوی طارق احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے سنائی مکرم مولوی محمد کلیم خان صاحب مبلغ سلسلہ نے حاضرین کو بعض نصائح کیں۔مکرم قائد صاحب نے احباب کا شکریہ ادا کیا۔بعدہ محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ بنگلور نے قرآن وحدیث کے حوالہ سے خدام واطفال کو نصائح کیں۔دُعا کے ساتھ افتتاحی پروگرام ختم ہوا۔اس کے بعد خدام واطفال کے علمی مقابلہ جات ہوئے۔

اختتامی پروگرام کا آغاز ۶ بجے شام ہوا۔تلاوت نظم کے بعد اول دوم سوم پوزیشن لینے والے خدام واطفال کو انعامات دیئے گئے قائد صاحب نے جملہ حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔محترم امیر صاحب کے صدارتی خطاب ودُعا کے ساتھ یہ اجتماع ختم ہوا۔جملہ افراد کے لئے دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔انصار خدام واطفال لجنہ کی کل حاضری ۱۱۰ تھی۔اللہ تعالیٰ افراد جماعت کو جزائے خیر دے جنہوں نے اپنا قیمتی وقت نکال کر اس اجتماع میں بھرپور حصہ لیا۔

مورخہ 28.8.05 کو خدام الاحمدیہ بنگلور نے بعد نماز عصر ایک جلسہ رکھا جس کی صدارت محترم محمد شفیع اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ بنگلور نے کی۔تلاوت قرآن پاک کے بعد مکرم قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بنگلور نے عہد دہرایا نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی طارق احمد صاحب مبلغ سلسلہ وانچارج دفتر صوبائی امارت کرناٹک مکرم مولوی محمد کلیم خان صاحب مبلغ سلسلہ بنگلور مکرم قریشی محمد حکیم صاحب نے تقریر کی صدارتی خطاب اور دُعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔کثیر تعداد میں خدام اطفال اور انصار اس جلسہ میں شریک ہوئے۔

مجلس مذاکرہ: مجلس خدام الاحمدیہ کے تحت ایک مجلس مذاکرہ ۱۰ جولائی کو منعقد ہوئی مکرم برکات احمد صاحب سلیم سیکرٹری وقف نو اور مکرم مولوی محمد کلیم خان صاحب مبلغ سلسلہ نے آنحضرت ﷺ کی عبادت کے حوالہ سے گفتگو کی۔

بنگلور کے حلقہ جکور میں تربیتی جلسہ

گزشتہ ماہ بعد نماز مغرب وعشاء بنگلور کے حلقہ جکور میں محترم مولوی تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح و ارشاد قادیان کی زیر صدارت ایک تربیتی جلسہ ہوا۔تلاوت نظم کے بعد خاکسار نے جلسہ کی غرض وغایت بتائی محترم مولوی تنویر احمد صاحب خادم نے حاضرین جلسہ سے تربیتی اُمور پر خطاب فرمایا نیز احباب جماعت نے مختلف امور پر سوالات کئے جن کے جوابات دیئے گئے دُعا کے بعد یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔جلسہ میں انصار خدام اطفال ولجنہ و ناصرات بھی شامل ہوئیں۔جلسہ کے بعد حاضرین جلسہ کی چائے اور بسکٹ سے تواضع کی گئی (محمد کلیم خان مبلغ سلسلہ

جماعت احمدیہ گیا کی مساعی

جماعت احمدیہ گیا نے جلسہ سالانہ جرمنی (من ہائم) کے موقع پر جلسہ سالانہ کی تمام کارروائی براہ راست سننے کا انتظام کیا۔اس موقع پر زیر تبلیغ غیر [illegible] پر افتتاحی خطاب کی کارروائی کی نشریات دیکھنے کیلئے مدعو کیا گیا۔اسی طرح ہمارے ایک مخلص نومبائع بھائی محمد اسلام صاحب اپنے بچوں کے ہمراہ اپنے گاؤں بڑی تکیہ سے ۱۰ کلومیٹر کی مسافت طے کر کے تشریف لائے۔اس روحانی جلسہ کو سننے کیلئے اس موقع پر ۱۶ غیر از جماعت افراد ۸ نومبائعین اور مقامی افراد مرد وزن شامل ہوئے۔جلسہ کی ساری کارروائی براہ راست سننے کا اہتمام مکرم سیکرٹری مال جماعت احمدیہ گیا کے مکان پر کی گئی کیونکہ جماعتی ڈش انٹینا ان کے ہی مکان پر نصب ہے محترم موصوف اور ان کے اہل خانہ نے بڑی ہی محنت اور اخلاص سے تمام مہمانان کرام کی خدمت کی۔جماعتی طور پر تمام سامعین جلسہ کیلئے عصرانہ اور عشائیہ کا اہتمام کیا گیا جماعت احمدیہ گیا میں صرف دو ہی احمدی گھر ہیں۔

تمام غیر از جماعت افراد جلسہ سالانہ کی کارروائی دیکھ کر بہت متاثر ہوئے اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے اور سعید روحوں کو قبول حق کی سعادت فرمائے۔ (سیف اللہ خان معلم سلسلہ وقف جدید بیرون)

اٹارسی ایم پی میں جلسہ سیرۃ النبی ﷺ

مورخہ 9.9.05 کو بعد نماز جمعہ زیر صدارت مکرم عبد الحفیظ صاحب صدر جماعت احمدیہ اٹارسی احمدیہ مسجد میں جلسہ سیرت النبی ﷺ کا انعقاد کیا گیا۔تلاوت، کلام پاک نظم کے بعد مکرم ابصار حسین صاحب اور مکرم عبد الحفیظ صاحب مکرم مولانا سید قیام الدین صاحب برق مبلغ سلسلہ نے سیرۃ النبیؐ کے بابرکت موضوع پر تقریر کی۔پردہ کی رعایت سے اٹارسی کی لجنہ اور ناصرات نے بھی جلسہ میں شرکت کی۔دُعا کے ساتھ یہ مبارک اجلاس ختم ہوا۔

(محمد الیاس خان معلم وقف جدید بیرون اٹارسی سرکل ایم پی)

سرکل بھاگلپور میں نومبائعین کا تربیتی کیمپ

مورخہ 1.9.05 تا 7.9.05 ہفت روزہ تربیتی کیمپ نومبائعین کا انعقاد جماعت احمدیہ کٹیامہ اور مجلس پور میں کیا گیا۔مکرم مولوی تمیز الدین صاحب معلم نے کٹیامہ میں اور مکرم مولوی غلام البطین صاحب نے مجلس پور میں تربیتی کیمپ لگا کر نومبائعین کو عقائد احمدیت نظام خلافت نماز اور چندوں کی طرف توجہ دلائی اور ہفتہ بھر درس و تدریس دیتے رہے ان کلاسوں میں روزانہ کٹیامہ کے 30 افراد اور مجلس پور کے 14 افراد نے شرکت کی اس موقعہ پر نومبائعین کے خورد ونوش کا بھی انتظام کیا گیا۔ (شیخ ہارون رشید سرکل انچارج بھاگلپور)

سرکل ڈائمنڈ ہاربر بنگال میں اجلاسات

جماعت احمدیہ پربہ بیارسنگ ضلع دکن ۲۴ پرگنہ بنگال میں سیرۃ النبی ﷺ جلسہ زیر صدارت مکرم امیر صاحب بنگال منعقد کیا گیا تلاوت ونظم کے بعد مولانا سیف الدین صاحب سرکل انچارج بیر بھوم خاکسار ابو طاہر منڈل مبلغ سلسلہ کے علاوہ صدر اجلاس نے آنحضرت صلعم کی سیرت کے بعض پہلو بیان کئے دُعا کے بعد جلسہ اختتام کو پہنچا۔

اس جلسہ میں ۲۰۰ کے قریب حاضرین تھے جن میں اکثریت ہندو تھے اور اونچی جگہ پر مائک لگا کر چاروں اطراف میں تقریباً دس ہزار عوام تک جماعت احمدیہ کا پیغام پہنچایا گیا یہ بالکل نیا علاقہ تھا حاضرین جلسہ کے طعام کا بھی انتظام تھا۔

ھوگلہ احمدیہ مسجد ہوگلہ میں نماز مغرب وعشاء کے بعد جناب امیر صاحب بنگال وآسام کی زیر صدارت جلسہ ہوا تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مکرم حاجی انصار علی صاحب عبد الرشید صاحب آف موہنپور جناب مولانا سیف الدین صاحب اور خاکسار نے تقریر کی صدارتی خطاب اور دُعا کے بعد جلسہ اختتام کو پہنچا۔اس جلسہ میں ۱۵۰، احمدی اور پانچ غیر احمدی افراد شریک ہوئے اور بذریعہ مائیک تین ہزار سے زائد نفوس تک پیغام حق پہنچا۔

ستاسی ضلع ھوڑا میں مغرب اور عشاء کی نماز کے بعد جناب امیر صاحب بنگال کی زیر صدارت جلسہ سیرۃ النبی ﷺ ہوا۔تلاوت ونظم کے بعد ہر سہ مقررین نے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔صدارتی خطاب و دُعا کے بعد جلسہ اختتام کو پہنچا۔ اس جلسہ میں تیس احمدی۔دس غیر احمدی دس ہندو بھائی شریک ہوئے۔اور مائک کے ذریعہ چھ سات ہزار افراد تک پیغام حق پہنچا۔

ھوبیجاک جماعت میں نماز مغرب وعشاء کے بعد جناب امیر صاحب بنگال کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی کا آغاز ہوا۔تلاوت نظم کے بعد ہر سہ مقررین نے تقریر کی۔آخر پر صدر جلسہ کی اجتماعی دعا سے جلسہ اختتام کو پہنچا۔یہاں پر احمدی احباب کے علاوہ کئی ہندو ٹیچر اور پنچایت ممبر بھی شریک جلسہ ہوئے۔علاقہ میں زیادہ تر ہندو ہیں بذریعہ مائک کئی ہزار ہندوؤں تک جماعت کا پیغام پہنچا۔جلسہ کا بہت اچھا اثر ہوا۔ (ابو طاہر منڈل مبلغ سلسلہ

حصار زون ہریانہ میں جلسہ سیرۃ النبی ﷺ

گزشتہ ماہ حصار میں خاکسار کی زیر صدارت جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد ہوا۔مکرم اجمیر صاحب نے جنگ خندق کے بارے مضمون سنایا۔خاکسار نے تقریر کی دُعا کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔جلسہ میں ۷ افراد نے شرکت کی۔

سمین: گذشتہ ماہ مکرم منصور احمد صاحب ساجد معلم کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا تلاوت عزیز رشید احمد خان نے کی نظم مکرم منظور خان نے پڑھ کر سنائی صدر اجلاس نے تقریر کی دعا کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

ھانسی: بعد نماز مغرب وعشاء جلسہ سیرۃ النبی محترم نظام الدین صاحب زعیم انصار اللہ کی زیر صدارت منعقد ہوا تلاوت عزیز مہر دین نے کی نظم سلیم احمد نے پڑھ کر سنائی تقریر مکرم جوگیہ خان معلم گرائے نے آنحضرت کا ”عفو و درگذر“ کے موضوع پر، مکرم ہوا خان نے والدین کی ذمہ داری پر حضور انور کے ارشاد کی روشنی میں اور خاکسار نے سیرت کے بعض پہلوؤں پر تقریر کی دُعا کے ساتھ اجلاس ختم ہوا۔32 مرد وزن وبچوں نے جلسہ میں شرکت کی۔

حسن گڑھ: مکرم حنیف خان صاحب کی زیر صدارت مشن میں بعد نماز مغرب اجلاس منعقد ہوا۔مکرم آس خان نے تلاوت کی نظم کے بعد مکرم فقیر الدین صاحب مبلغ سلسلہ نے تقریر کی اس کے بعد خاکسار نے تعلیمی کلاس سے استفادہ کرنے کی طرف توجہ دلائی دعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔ (ایوب خان مبلغ حصار ہریانہ)

ترویور تامل ناڈو میں بک فیئر

تامل ناڈو کے سب سے بڑے کاروباری علاقہ ترویور میں ۲۲ تا ۳۱ جولائی کو ایک بک فیئر لگا جس میں جماعت احمدیہ نے سٹال لگایا مختلف زبانوں میں لٹریچر اور ترجمہ قرآن مجید اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب رکھی گئیں۔شائقین نے بہت سی کتابیں خریدیں۔اس موقعہ پر زبانی گفتگو کے علاوہ ایک اشتہار ”مشفقانہ دعوت“ عنوان سے شائع کر کے تقسیم کیا گیا۔اور لوگوں کے سوالات کے جواب دیئے گئے جناب عبد الرحیم صاحب صدر جماعت ترویور اور جناب جعفر حسین صاحب کے علاوہ جناب الامین صاحب اور یوسف صاحب معلمین سلسلہ نے بھی تعاون کیا۔ (ایم بشارت احمد۔صوبائی امیر نارتھ زون تامل ناڈو)

وصایا:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اطلاع کریں (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر 15739 میں پی ایم محمد رشید ولد پی محمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 29 سال پیدائشی احمدی ساکن چنتہ کنٹہ ڈاکخانہ چنتہ کنٹہ ضلع محبوب نگر صوبہ آندھرا پردیش مورخہ 29-7-01 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری حسب ذیل جائیداد آبائی غیر منقولہ ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ مکان ایک جس میں ہم لوگ رہتے ہیں میرے نانا کا ہے زمین ۲۰ سینٹ مع درخت ناریل والد صاحب کی ہے۔ اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد اس وقت ماہوار آمد پر ہے جو بصورت ملازمت انجمن وقف جدید سے ملتا ہے۔ جو مبلغ 2746 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 1.8.01 سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد جاوید اقبال چیمہ　　العبد پی ایم محمد رشید　　گواہ شد محمد انور احمد

وصیت نمبر 15740 میں محمد ایوب نیپال ولد محمد محی الدین قوم شاہ پیشہ ملازمت عمر 18 سال تاریخ بیعت 1996 ساکن نیپال حال قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ آج مورخہ 1.2.2000 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے آبائی جائیداد پرشونی نیپال زرعی زمین ڈیڑھ بیگھہ مکان کھپریل واقع پرشونی نیپال آبائی جائیداد میں والدین کے علاوہ پانچ بھائی تین بہنیں حصہ دار ہیں ابھی جائداد تقسیم نہیں ہوئی اس میں سے جب بھی مجھے اپنا حصہ ملے گا اسکی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو کردوں گا مذکورہ جائیداد کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میں بطور معلم وقف جدید بیرون خدمت سلسلہ بجالا رہا ہوں اس وقت مجھے ماہوار مبلغ　　مع الاؤنس تنخواہ مل رہی ہے۔ میں اس کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اس کے علاوہ اگر کبھی مزید کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد ریحان احمد ظفر　　العبد محمد ایوب معلم　　گواہ شد داؤد احمد قریشی

وصیت نمبر 15741 میں گورداسمان ولد کا کوخان قوم پٹھان پیشہ طالب علم عمر 18 سال تاریخ بیعت 2001 ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ آج مورخہ 19.9.04 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد محمد انور احمد　　العبد گورداسمان　　گواہ شد محمد عارف ربانی

وصیت نمبر 15742 میں شرینا ایم زوجہ سی کے شہنواز قوم احمدی مسلمان پیشہ، خانہ داری عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن وانیم بلم ڈاکخانہ وانیم بلم ضلع ملاپورم صوبہ کیرالہ آج مورخہ 2.4.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ والدین حیات ہیں غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں زیور طلائی ۳ عدد طلائی ہار ۱۰۰ گرام کڑے ۴ عدد ۳۲ گرام برسلٹ ایک عدد ۱۲ گرام۔ طلائی پازیب ۲۰ گرام۔ انگوٹھی ۴ عدد ۱۶ گرام۔ حق مہر ۶۴ گرام وصول شدہ۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد سی کے شہنواز　　الامۃ شرینا ایم　　گواہ شد محمد انور احمد

وصیت نمبر 15743 میں سی کے محمد عبد الغفور ولد سی کے علوی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 49 سال پیدائشی احمدی ساکن وانیم بلم ڈاکخانہ وانیم بلم ضلع ملاپورم صوبہ کیرالہ آج مورخہ 2.4.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ مکان معہ زمین 30 سینٹ نمبر 350/2 قیمت اندازاً 20,00000 وانیم بلم 25 ایکڑ اراضی نمبر 500/11/12 قیمت 3500000 ساگر (کرناٹک) 20 ایکڑ اراضی نمبر 510 قیمت 10,00000 بیٹے کے نام پر لی ہے، میزان -/6500000 اس پر 3500000 روپے لون ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 12000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد محمد انور احمد　　العبد سی کے محمد عبد الغفور　　گواہ شد سی کے محمد شریف

وصیت نمبر 15744 میں ایم مبارکہ زوجہ سی کے محمد عبد الغفور قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 32 سال پیدائشی احمدی ساکن وانیم بلم ڈاکخانہ وانیم بلم ضلع ملاپورم صوبہ کیرالہ، آج مورخہ 2.4.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ والدین حیات ہیں ذاتی غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے منقولہ جائیداد ہار طلائی ایک عدد 28 گرام کڑے 3 عدد (　گرام۔ بالیاں تین جوڑی 8 گرام انگوٹھی 3 عدد 8 گرام۔ پازیب طلائی ایک جوڑی 20 گرام۔ حق مہر 72 گرام زیور شامل ہے۔ جملہ زیورات 21 کیرٹ کے ہیں۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد سی کے محمد عبد الغفور　　الامۃ ایم مبارکہ　　گواہ شد محمد انور احمد

وصیت نمبر 15745 میں ایم کے زینب زوجہ سی کے محمد ظفر اللہ قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 48 سال پیدائشی احمدی ساکن وانیم بلم ڈاکخانہ وانیم بلم ضلع ملاپورم صوبہ کیرالہ۔ آج مورخہ 2.4.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ طلائی زیور کڑے 10 عدد 104 گرام 22 کیرٹ، ایک ہار 32 گرام۔ بالیاں ایک جوڑی 8 گرام۔ حق مہر 500 روپے۔ وصول شدہ۔ آبائی جائیداد سے نقد ملا۔ 715000۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد محمد ظفر اللہ　　الامۃ ایم کے زینب　　گواہ شد سی کے محمد عبد الغفور

وصیت نمبر 15746 میں بشریٰ بیگم زوجہ محمد ریاض الدین قوم رائیں پیشہ خانہ داری عمر 48 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ آج مورخہ 15.4.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ کان کے سونے کے رنگ 22 کیرٹ 2.410 گرام قیمت 1518 میرے خاوند کی وفات ہوگئی ہے انہوں نے حق مہر نہیں دیا تھا۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 1000/ روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد بشیر الدین　　الامۃ بشریٰ بیگم　　گواہ شد ذاکر حسین

وصیت نمبر 15747 میں حلیم احمد ولد منور احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 31 سال پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خردہ صوبہ اڑیسہ۔ آج مورخہ 10.4.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3272 روپے ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد منور احمد　　العبد حلیم احمد　　گواہ شد مبارک احمد

جلد نظام وصیت میں شامل ہوں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الٰہی بشارتوں کے تحت 1905ء میں بابرکت روحانی نظام وصیت کی بنیاد رکھی۔ 2005ء میں اس نظام پر سو سال پورے ہو جائیں گے۔ خوش قسمت ہیں وہ افراد جو اسمیں شامل ہو چکے ہیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہندوستان کے لیے دوران سال 1000 وصیتوں کا ٹارگٹ مقرر فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

''بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہماری نیکی کے معیار وہاں تک نہیں پہنچے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس معیاری شرائط کو پورا کرسکیں۔ تو وہ سن لیں کہ یہ نظام ایک ایسا انقلابی نظام ہے کہ اگر نیک نیتی سے اس میں شامل ہو اجائے اور شامل ہونے کے بعد جیسا کہ آپنے فرمایا اپنے اندر بہتری کی کوشش بھی کی جائے تو اس نظام کی برکت سے روحانی تبدیلی جو کئی سالوں کی مسافت ہے وہ دنوں میں اور دنوں کی گھنٹوں میں طے ہو جائیگی۔ پس اپنی اصلاح کی خاطر بھی اس نظام میں احمدیوں کو شامل ہونا چاہئے۔ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی اس نظام میں شامل ہونے والوں کے لئے جو دعائیں ہیں ان سے حصہ لینا چاہئے (خطبہ جمعہ فرمودہ یکم اگست 2004ء) پس آج ہی اپنا جائزہ لیں دیر نہ کریں اور بابرکت روحانی نظام وصیت میں شامل ہو کر اپنے نفس کی اصلاح کریں کیونکہ وصیت اصلاح نفس کا زبردست ذریعہ ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان)

درخواست دعا

مکرم حمید اللہ صاحب افغانی سہارنپور چند دنوں سے علیل ہیں اپنی شفائے کاملہ کے لئے اور جملہ مشکلات کے ازالہ دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں　(مینیجر بدر)

Som Book Store
Contact for All Kinds of Education, Religious Books andStationary, etc.
College Road Qadian-143516
Ph. 01872-220614Dt. Gurdaspur (Pb.) Ph. 01872-220614

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین

خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں

فکر و غم کے بحر سے جس نے نکالا ہے تجھے
ڈوبنے والا تھا تو جس نے سنبھالا ہے تجھے

پھر اٹھا کر جینے کے رستے پہ ڈالا ہے تجھے
اور شب تاریک میں جس نے اجالا ہے تجھے

اپنی عقیدت سے سجا پھر پھول سے لفظوں کی سیج
لکھ قصیدہ اور ان کی خدمت اقدس میں بھیج

آبلہ پا ، بے جہت جنگل تھکن سے چور تھا
اور منزل کی سکینت سے میں کوسوں دور تھا

دعویٔ دیدہ وری کرتا تھا ، پر بے نور تھا
اور زمانہ تھا کہ اپنے حال میں مغرور تھا

میں مسافر تھا مسافر بھی جو ہو بھٹکا ہو
منزلوں اور راستوں کے درمیاں اٹکا ہوا

آزمائش کے درندے تھے مجھے گھیرے ہوئے
روشنی مانگی ، مرے ہمراہ اندھیرے ہوئے

دوست واحباب تھے سارے ہی منہ پھیرے ہوئے
نیند اور آرام کے سنساں مرے ڈیرے ہوئے

لوگ اخباروں میں پڑھتے تھے خوشی کے واقعات
میں توجہ سے تھا پڑھتا خودکشی کے واقعات

فکر کی ترتیب کا بھی سلسلہ کوئی نہ تھا
سمت کا کوئی تعین ، راستہ کوئی نہ تھا

دوست ملتے ، جیسے مجھ سے واسطہ کوئی نہ تھا
آگ تھی سینے میں ، پانی ڈالتا کوئی نہ تھا

شاعری کا آئینہ جو تھا وہ گرد آلود تھا
جارحانہ سا رویہ اس میں اک موجود تھا

تیز آندھی میں ، چراغ آرزو بجھتا ہوا
اک دیا تھا میں ، شکستہ طاق پہ رکھا ہوا

گردشِ اوقات کا مارا ہوا سہما ہوا
جبر کا وہ حبس تھا کہ سانس تھا رکتا ہوا

رزق اگتا تھا مرا محرومیوں کے کھیت میں
اور گھروندا تھا مرا مجبوریوں کی ریت میں

ہائے ! وہ کیا وقت تھا مجھ پر بہت مشکل کڑا
اپنی ہمت سے زیادہ مشکلوں سے میں لڑا

پر غموں کے بوجھ سے آخر زمیں پر گر پڑا
روندتا جاتا تھا مجھ کو بھیڑ میں چھوٹا بڑا

آخر ایک دست منور نے دیا مجھ کو اچھال
بھیڑ سے مجھ کو نکالا جس طرح مکھن سے بال

ہائے اس نورانی ہستی کا سراپا کیا لکھوں
چاند سے بھی بڑھ کے روشن اس کا چہرہ کیا لکھوں

اس کی آنکھوں سے نکلتی روشنی کا کیا لکھوں
خوش نظر تھا مسکراہٹ کا سویرا کیا لکھوں

ارد گرد اس کے جو دیکھا نور کا ہالا تھا ایک
مانگنے والے بہت تھے بانٹنے والا تھا ایک

وہ سخی مجبور لوگوں کے لگاتا ہے سراغ
سینکڑوں اس نے جلا رکھے ہیں شفقت کے چراغ

ان گنت دریا دلی کے اور سخاوت کے ہیں باغ
وہ کہ عالی ظرف ، عالی منصب و عالی دماغ

میرے جیسا ان کے اوصاف حمیدہ کیا لکھے
میرے جیسا ان کی خدمت میں قصیدہ کیا لکھے

ایک نور بے بہا سے اس کی روشن ہے جبیں
بانٹتا ہے سب میں وہ حرف تسلی کے نگیں

روشنی میں ہمسری کا کر سکے دعویٰ کہیں
آج ساری دنیا میں کوئی دیا ایسا نہیں

شمع کا ہر استعارہ سامنے اس کے ہے ماند
چودھویں کے چاند سے بڑھ کر ہے وہ پندرہ کا چاند

وہ جبین حسن پر لاتا نہیں گردِ ملال
اس کا دل دریاؤں جیسا حوصلہ اس کا کمال

سوچ سے بھی بڑھ کے کرتا ہے سوالی کو نہال
دور حاضر ڈھونڈنے نکلے کوئی اس کی مثال

بے زبانوں کو زبان بے پر کو پر دیتا ہے وہ
برکتوں کے اور دعاؤں کے ثمر دیتا ہے وہ

ایک خوشبو کی طرح محفل نشین پچپن برس
جس کے ہوں شفاف پاکیزہ حسیں پچپن برس

کیوں نہ ہوں سرمایۂ دنیا و دیں پچپن برس
کیا گواہی کے لئے کافی نہیں پچپن برس

بند آنکھوں کے مقدر میں شب دیجور ہے
جاگنے والوں کی قسمت میں صبح کا نور ہے

میرے مولا ! اس مہاجر کو پناہیں کر عطا
کامرانی سے مہکتی اس کو راہیں کر عطا

اور اسے فولاد سے مضبوط باہیں کر عطا
اس کو پہچانے زمانے کو نگاہیں کر عطا

عین ممکن ہے نہ ڈالیں ہم ستاروں پر کمند
پرچم توحید کو لیکن رکھیں گے سربلند

عبد الکریم قدسی پاکستان

طلباء کیلئے مفید معلومات

آپٹومیٹری کیا ہے اور اس میں داخلہ کس طرح لیا جاسکتا ہے؟

اگر آپ ایک ایسا میڈیکل کورس کرنا چاہتے ہیں جس میں خرچ کم ہو جس کیلئے آپ کو ۵ سے ۶ سال کا وقفہ نہیں بلکہ انتہائی مختصر وقت درکار ہو اور کورس اہم بھی ہو تو اس کیلئے آپٹومیٹری نہایت موزوں کورس ہے۔ ہماری آنکھیں جسم کا انتہائی نازک اور اہم عضو ہوتی ہیں۔ اگر ہم یہ کہیں کہ ہماری پوری زندگی کا انحصار بہت حد تک آنکھوں کی بینائی پر منحصر ہے تو بے جا نہ ہوگا اس کورس میں انسانی آنکھ کی بناوٹ۔ عکس بننے کی کیفیت انسانی آنکھ کے کام، آنکھوں کے نقائص قریب، بعید ضعیف نظری اور آنکھوں سے متعلق دیگر مسائل و نقائص کی معلومات دی جاتی ہے۔ ان نقائص کو معلوم کرنے کے مختلف طریقے اور ان کے تدارک سے متعلق معلومات، عینک کو ٹھیک لینس کے ذریعہ علاج وغیرہ آپٹومیٹری کہلاتا ہے۔ آپٹومیٹری میڈیکل شعبہ کی ایک علاحدہ منفرد شاخ ہے۔ آپٹومیٹری کا کورس کرنے کیلئے تعلیمی لیاقت بارہویں سائنس پاس پی سی بی میں ۵۰ فیصد مارکس جبکہ ریزرو طلبہ کیلئے ۴۰ فیصد مارکس ضروری ہیں۔ یہ ۳ سالہ کورس ہوتا ہے جس میں ۲ سال تعلیمی اور ایک سال انٹرن شپ ہوتی ہے۔ ۴ سمسٹر کا پیٹرن ہوتا ہے جو اگست تا دسمبر اور جنوری سے مئی تک ہوتا ہے۔ آپٹومیٹری کے کورس کیلئے ۱۲ ہزار روپے فیس ہے جبکہ تیسرے سال میں طلبہ کو ہر ماہ ۳۵۰ روپے اسٹیپنڈ بھی ملتا ہے۔ اس کیلئے عمر ۱۷ سے ۲۵ سال ہونی چاہئے۔ ان جگہوں سے یہ کورس کیا جاسکتا ہے ☆- ایم ای ایچ اسکول آف آپٹومیٹری مولانا شوکت علی روڈ ممبئی۔ ۸ فون: ۲۳۰۸۲۶۳۲ ☆- بھارتی ودیاپیٹھ لال بہادر شاستری مارگ پونے۔ ☆- ایس این ڈی ٹی (برائے خواتین) یونیورسٹی ممبئی ۲۰۔ ☆- گورنمنٹ میڈیکل کالج ناگپور ☆- گورنمنٹ میڈیکل کالج اورنگ آباد۔

سوال: : فرسٹ ایڈ کی تربیت کہاں دی جاتی ہے اور اس کیلئے ضروری تعلیمی لیاقت کیا ہوتی ہے۔

جواب: : قدرتی آفات جیسے زلزلہ اور سیلاب وغیرہ یا ہنگامی حالات میں حادثات کے موقع پر مریضوں (زخمیوں) کی مدد کرنا انہیں فوری ضروری طبی امداد پہنچانا فرسٹ ایڈ کے تربیت یافتہ نوجوان کرتے ہیں۔ اس تربیتی کورس میں حادثات سے نمٹنے کے لئے ضروری نسخے۔ حادثات کے موقع پر مریضوں کو فوری طبی امداد کیسے دی جائے جیسے موضوعات پر بنیادی معلومات دی جاتی ہے۔ ممبئی میں ممبئی سٹی ایمبولنس سروس اس طرح کے کورس منعقد کرتی ہے جس میں تین ماہ کا تربیتی پروگرام گریجویٹ اور انڈر گریجویٹ طلبہ کیلئے ہوتا ہے۔ اس کورس کی تربیت بائیے۔ جے جے۔ جی ٹی اور سینٹ جارج اسپتالوں میں دی جاتی ہے مزید معلومات کے لئے ان اسپتالوں سے رابطہ قائم کر سکتے ہیں۔

سوال: : فورنسک سائنس کیا ہے؟

جواب: : آج کا زمانہ سائنس اور ٹیکنالوجی کا ہے۔ سائنس کے کمالات ہر شعبہ میں دیکھنے کو ملتے ہیں۔ سائنسی ترقی کے ساتھ جرائم کی تعداد بھی بڑھتی جارہی ہے جرائم پیشہ افراد کو سزا دلانے کیلئے مجرم کا جرم ثابت کرنے کیلئے پولیس کو ثبوت کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ ثبوت سائنسی علوم کا استعمال کر کے ماہر فورنسک سائنسداں پولیس کو فراہم کرتے ہیں جس میں مجرموں کی انگلیوں کے نشان خون کے دھبوں لعاب دہن اور قدموں کے نشانات وغیرہ کی جانچ کے ذریعے ثبوت اکٹھا کیا جاتا ہے۔

فورنسک سائنس کیلئے تعلیمی لیاقت سائنس گریجویٹ۔ بی ایس سی (فزکس کیمسٹری بائیولوجی زولوجی، بائیو کیمسٹری اور اپلائیڈ سائنس) ہونی چاہئے۔ اس شعبے میں ایم ایس سی ان فارنسک سائنس کی سند دی جاتی ہے۔ ان اداروں سے یہ سند حاصل کی جاسکتی ہے۔ ☆- ٹاٹا انسٹی ٹیوٹ آف سوشل سائنس ممبئی۔ ☆- عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد ☆- علی گڑھ مسلم یونیورسٹی ☆- اندرا گاندھی نیشنل اوپن یونیورسٹی ☆- اناملائی پنجاب اور کرناٹک یونیورسٹی ☆- این سی ای آر ٹی نئی دہلی۔ مزید معلومات کیلئے آپ نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف کریمنولوجی اینڈ فارنسک سائنس گورنمنٹ آف انڈیا منسٹری آف ہوم افیئرز دہلی ۱۱۰۰۸۵ سے رابطہ قائم کر سکتے ہیں۔ ۞

ضروری اعلان بسلسلہ انتخاب زعماء مجلس انصار اللہ بھارت

جملہ مجالس انصار اللہ بھارت میں آئندہ دو سالہ ٹرم جنوری 2006 تا دسمبر 2007ء کیلئے زعماء کے انتخاب کی کارروائی عمل میں لائی جانی ہے۔ صدر صاحبان امراء حضرات اور ناظمین کرام سے درخواست ہے کہ مقامی مجلس میں زعیم کا انتخاب کروا کر دفتر انصار اللہ بھارت کو انتخاب کی رپورٹ جلد بھجوادیں۔

تمام جماعتوں کو انتخاب زعیم مجلس انصار اللہ سے متعلق ضروری ہدایات کا سرکلر ارسال کر دیا گیا ہے۔

(صدر مجلس انصار اللہ بھارت)

اعلان نکاح

● مورخہ 24.9.05 کو حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مسجد مبارک میں خاکسار کے برادر نسبتی مکرم ڈاکٹر شیخ محمد سلطان صاحب پی ایچ ڈی ابن مکرم مولانا غلام نبی صاحب نیاز مبلغ انچارج کشمیر کا نکاح مکرمہ ڈاکٹر امۃ الجمیل صاحبہ بنت مکرم اعجاز حسین صاحب ساکن حیدرآباد کے ساتھ مبلغ ایک لاکھ دس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ اس رشتے کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔ مکرم ڈاکٹر شیخ محمد سلطان صاحب نے اس خوشی کے موقع پر اعانت بدر پانچ صد روپے ادا کئے ہیں۔

(مبارک احمد بٹ ایڈوکیٹ قادیان)

● مورخہ 11 ستمبر 2005 کو بعد نماز ظہر احمدیہ مسجد چارکوٹ میں مکرم محمد شفیع صاحب صدر جماعت احمدیہ چارکوٹ نے مکرم ممتاز احمد صاحب ابن مکرم منیر حسین صاحب چارکوٹ راجوری کے نکاح کا اعلان مکرمہ پروین کوثر صاحبہ بنت طالب حسین صاحب قمر چارکوٹ کے ساتھ مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا اور اسی روز رخصتانہ کی تقریب منعقد ہوئی اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر جہت سے کامیاب کرے۔ اعانت بدر 100 روپے۔ (رفیق احمد عاجز مبلغ سلسلہ)

250 سے زائد مساجد اور اسلامی مراکز کے نمائندوں نے القاعدہ وغیرہ کی طرف سے جاری ''جہاد'' کے خلاف فتویٰ دیا

امریکہ کی 250 سے زائد مساجد اور اسلامی مراکز کے نمائندوں نے طالبان اور القاعدہ وغیرہ کی طرف سے جاری کئے گئے ''جہاد'' کے خلاف فتویٰ دیتے ہوئے اسے دہشت گردی قرار دیا ہے۔ ممبئی سے شائع ہونے والے روزنامہ انقلاب نے اپنے شمارہ 26 ستمبر میں اس بات کی خبر دیتے ہوئے بتایا ہے کہ اس فتویٰ پر نہ صرف 250 سے زائد مساجد اور اسلامی مراکز کے نمائندوں کے دستخط ہیں بلکہ اس کی توثیق 170 مسلم گروپوں اور اداروں کے لیڈروں نے بھی کی ہے۔

یاد رہے کہ اس سے پہلے اسپین کے اسلامی کمیشن نے ایک فتویٰ جاری کر کے اسامہ بن لادن کو مرتد قرار دیا تھا۔ اسپینی فتوے میں پہلی بار قرآن و سنت کے حوالے سے دہشت گردی کی مذمت کی گئی تھی۔ علماء کی طرف سے جاری کئے گئے اس اسلامی فتوے کا بش انتظامیہ نے گرمجوشی سے خیر مقدم کیا ہے۔

اسرائیل فسلطین تنازعہ 80 سالوں میں بھی ختم نہیں ہوگا
نوبل انعام یافتہ اسرائیلی پروفیسر رابرٹ اومن کا بیان

اقتصادی علوم کے میدان میں اس برس کے نوبل انعام یافتہ اسرائیلی پروفیسر رابرٹ اومن نے کہا ہے کہ انہیں ایسا نہیں لگتا ہے کہ فلسطین اور ان کے ملک کے درمیان گزشتہ برسوں سے جاری تنازعہ آئندہ اسی برسوں میں بھی ختم ہو پائے گا۔

مغربی ایشیا میں قیام امن کے امکانات کے سلسلہ میں دریافت کئے جانے پر انہوں نے کہا ''یہ تنازعہ اسی برسوں سے جاری ہے اور یہ کہنے میں مجھے دکھ ہو رہا ہے کہ آئندہ اسی برسوں میں بھی اس کا خاتمہ نہیں دیکھ رہا ہوں۔ خیال ہے کہ جرمنی میں پیدا ہونے والے پچھتر سالہ پروفیسر اومن اور امریکہ کے تھامس شلینگ کولن کو ''گیم تھیوری'' کیلئے اقتصادی علوم کے میدان میں نوبل انعام دینے کا اعلان کیا گیا ہے'' گیم تھیوری'' دراصل حکمت عملی کا سائنس ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ دیرینہ مخالف گروپوں کو ایک دوسرے کے خلاف فائدہ حاصل کرنے کیلئے کیا کرنا چاہئے۔

پروفیسر اومن کا یہ تجربہ ان فریقوں کے بارے میں ہے جو کافی عرصہ تک ایک دوسرے کے رابطے میں رہتے ہیں اور بات چیت کرتے ہیں ان کے مطابق کم وقت میں ہونے والے مفادات کے ٹکراؤ کے معاملوں میں بھی پرامن تعاون ایک توازن قائم کرتا ہے۔ اسرائیل اور فلسطین کے بارے میں مایوسی کا اظہار کرنے کے باوجود پروفیسر اومن نے ۲۰ویں صدی میں شروع ہونے والے تنازعہ کو ''گیم تھیوری'' بہتر مقام تک پہنچا سکتی ہے پروفیسر اومن نے کہا مجھے یقین ہے کہ اس تنازعہ کو سلجھانے میں ''گیم تھیوری'' کا استعمال کیا جا سکتا ہے''۔

اسلام آباد کے زلزلہ متاثرین کو پولیس اہلکاروں نے لوٹ لیا

اسلام آباد میں شدید زلزلے سے متاثر افراد کو بعض بدبخت اور سنگدل پولیس اہلکاروں نے لوٹ مار کا نشان بنایا اور ان کے قیمتی زیورات کمپیوٹر اور دیگر سامان اور نقدی لوٹ کر فرار ہو گئے۔ ایک پاکستانی اخبار کے مطابق یہ سب کچھ اس وقت ہوا جب لوگ زلزلے کے جھٹکوں سے گھبرا کر اپنے اپنے گھروں سے باہر آ چکے تھے۔ متاثرین نے ان واقعات پر شدید غم و غصے کا اظہار کیا ہے۔ اخبار جسارت کے مطابق اسلام آباد کے ایف ۱۰ میں مارگلہ ٹاورز کے قریب دیگر عمارتوں سے زلزلے کے شدید جھٹکوں کے باعث لوگ باہر نکل آئے اور جب پولیس وہاں پہنچی تو اس نے انہیں مجبور کیا کہ وہ باہر ہی رہیں کیونکہ مزید جھٹکوں کا خدشہ ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ بعض پولیس والے اور کچھ سنگدل مقامی لوگ ان عمارتوں میں امدادی سرگرمیوں کے نام پر داخل ہوئے اور لوگوں کی قیمتی اشیاء لوٹ لیں۔ ملائشیا کے ایک سفارت کار اور ایک سینئر پولیس افسر کے گھر والوں نے بھی ان واقعات کی تصدیق کی۔ سفارت کار نے بتایا کہ بعض لوگ امدادی کارروائیوں اور لوگوں کو بچانے کے بہانے عمارتوں میں داخل ہوئے اور نقدی زیورات کمپیوٹر اور دیگر قیمتی سامان لیکر فرار ہو گئے۔ واضح رہے کہ قدرتی آفات کے موقع پر متاثرین کو لوٹنے کی روایت امریکہ میں بہت عام ہے لیکن اب پاکستانیوں کا بعض طبقہ بھی امریکی ٹھگوں کی پیروی کرنے لگا ہے۔

مظفرآباد ہزاروں لاشوں سے اٹھنے والے سخت تعفن کی زد میں

مظفرآباد اور دیگر علاقوں میں راحت کا کام زور و شور سے جاری ہے جبکہ اب بھی ہزاروں لاشیں ملبے کے نیچے دبی ہوئی ہیں جن کی وجہ سے علاقے میں تعفن پھیل رہا ہے اور وبائی امراض کا خطرہ بڑھتا جا رہا ہے۔ زلزلے میں تقریباً ایک ہزار اسپتالوں کے پوری طرح تباہ ہو جانے کی وجہ سے طبی امداد فراہم کرنا بھی مشکل ہوتا جا رہا ہے۔ اس دوران نہ صرف یہ کہ لوگوں کے سروں سے چھت چھن گئی ہے بلکہ دریائے نیلم کے پانی کے آلودہ ہو جانے کی وجہ سے پینے کا صاف پانی بھی میسر نہیں۔

ریاستی ڈائریکٹر جنرل برائے طب وصحت شبیر احمد نے مظفرآباد کی زبوں حالی کا تذکرہ کرتے ہوئے بتایا کہ طبی سہولتوں کا پورا نظام تباہ ہو کر رہ گیا ہے۔ یہاں ملیریا۔ گیسٹرو اور آلودہ پانی کی وجہ سے ہونے والی دیگر بیماریاں پھیل رہی ہیں انہوں نے کہا کہ صاف پانی کی قلت اور ہزاروں لاشوں سے اٹھنے والے تعفن کی وجہ سے حالات مزید خراب ہو سکتے ہیں۔

پاکستان کے زیر انتظام کشمیر کے دارالحکومت مظفرآباد میں زلزلے سے متاثرہ لوگوں میں مایوسی اور حکومت کے خلاف غصے کے جذبات میں ہر گزرتے لمحے کے ساتھ اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ بہت سے غم زدہ لوگ جن کے خاندان کا کوئی نہ کوئی فرد اس ناگہانی آفت کا شکار ہو گیا ہے اب اپنی بدترین حالت کا ذمہ دار حکومت کو ٹھہرا رہے ہیں۔

خبر رساں ادارے اے ایف پی کے مطابق مظفر آباد میں لوٹ مار کی اطلاعات ملی ہیں اور بھوکے پیاسے لوگوں نے فوجی ٹرکوں کو نشانہ بناتے ہوئے خوراک خیمے اور دوائیاں چھین لیں۔ ایک گروہ ایک پیٹرول اسٹیشن میں گھس گیا تاکہ سردی سے بچنے اور کچھ پکانے کیلئے پیٹرول سے لکڑیاں جلا سکے۔ حکومت کی کئی گاڑیاں اور جیپیں بھی چوری کر لی گئی ہیں۔ مظفر عباس کے مطابق مظفر آباد اور بدترین تباہی کا شکار ہونے والے دوسرے علاقے ایک ہولناک منظر پیش کر رہے ہیں۔ لاکھوں لوگ بے گھر ہو چکے ہیں۔ میلوں پھیلے ہوئے ملبے سے تعفن اٹھ رہا ہے اور اگر فوری طور پر لاشوں کو ملبے سے نہیں نکالا گیا تو پورے علاقے میں بیماریاں پھیلنے کا شدید خطرہ ہے۔

مسلسل بارش نے زلزلہ کی تباہ کاریوں سے بچ جانے والوں کی زندگی اور بھی اجیرن کر دی

مسلسل بارش نے زلزلہ کی تباہ کاریوں سے بچ جانے والوں کی زندگی اور بھی اجیرن کر دی ہے۔ دس لاکھ سے زیادہ کشمیر کے اس خطہ کے لوگوں کو عارضی خیموں میں تیز بارش اور ہواؤں کا سامنا ہے گزشتہ دنوں رات بھر بارش ہوتی رہی۔ اسلام آباد میں محکمہ موسمیات کے ڈائریکٹر جنرل قمرالزماں چودھری نے کہا کہ یہ بارش جاری رہے گی اور اس کے بعد زلزلہ آئے علاقوں اور ہمالیہ کی ترائی میں سردی کی لہر آ سکتی ہے۔ بارش کی وجہ سے بچاؤ اور ریلیف کے کاموں میں سخت رکاوٹیں آ گئی ہیں کیونکہ ان کاموں کیلئے ہیلی کاپٹروں کا استعمال ہو رہا ہے کیونکہ پہاڑی راستے اور سڑکیں بند پڑے ہیں۔

گزشتہ دنوں چھ پاکستانی فوجی اس وقت ہلاک ہو گئے تھے جب ریلیف کارروائی کے دوران ان کا ہیلی کاپٹر گر گیا۔ اقوام متحدہ کے ریلیف کے کاموں کے منیجر ہابرٹ ہولڈن نے کہا کہ بارش نے صورت حال کو مزید بدتر بنا دیا ہے۔ سرکاری تخمینوں کے مطابق زلزلہ سے تقریباً ۵ ارب ڈالر کا نقصان ہوا ہے۔ لیکن ابھی تک دنیا بھر سے صرف ڈیڑھ ارب ڈالر کا وعدہ کیا گیا ہے جانی نقصان اور بھی بڑھ سکتے ہیں کیونکہ خراب موسم کے علاوہ تباہ شدہ سیوریج کے نظام اور خراب پانی کے پینے سے بیماریاں پھیل سکتی ہیں۔

مظفر آباد میں چھوٹی چھوٹی دکانیں دوبارہ کھلنا شروع ہو گئی ہیں۔ اب یہ شہر خیموں اور پلاسٹک کا شہر بن گیا ہے۔ اسلام آباد میں تمام ہسپتال زخمیوں سے بھرے ہوئے ہیں۔

قطر کی جانب سے اسرائیل کو ۶ ملین ڈالر کی امداد یہودی ریاست کی مدد کرنے والا پہلا عرب ملک

اسرائیل کی مالی امداد کرنے والا پہلا عرب ملک ہونے کا شرف حاصل کرتے ہوئے قطر نے آج اسرائیل کے ایک شہر میں سوسر اسٹیڈیم بنانے کیلئے ۶ ملین ڈالر کی مالی امداد دینے کا اعلان کیا ہے۔ یہ اطلاع دوحہ کے سرکاری ذرائع نے دی۔

قطری امیر شیخ حماد بن خلیفہ نے مذکورہ امداد کو اسرائیلی عرب رکن پارلیمان احمد طیبی اور سینئر قطری افسران کی ملاقات کے بعد منظوری دی۔ اس سے قبل خلیج کے ممالک نے فلسطین کی فراخدلانہ امداد کی ہے۔ لیکن کسی نے بھی اسرائیل میں موجود عرب شہروں کی تعمیر کیلئے کوئی امداد نہیں دی۔

صدام حسین پر لگائے گئے الزامات

عراق کے سابق صدر صدام حسین کو جب پہلی دفعہ یکم جولائی ۲۰۰۴ء کو بغداد کی ایک عدالت میں پیش کیا گیا تھا اس وقت ان پر لگائے گئے ۷ الزامات پڑھ کر سنائے گئے تھے جو کہ ذیل میں دیئے جا رہے ہیں۔ حالانکہ ان میں تبدیلی کے بھی امکانات ظاہر کئے گئے تھے۔

۱۔ ۱۹۸۸ء میں کردوں کے خلاف نسل کشی کی مہم

۲۔ ۱۹۸۸ء میں خود اپنے ہی ملک کے کرد باشندوں پر زہریلی گیس کا استعمال۔

۳۔ اگست ۱۹۹۰ء میں کویت پر حملہ کیا اور اس پر قبضہ کر لیا حالانکہ ۶ مہینے بعد انہیں وہاں سے نکلنے پر مجبور کر دیا گیا تھا۔

۴۔ ۱۹۹۱ء میں خلیج کی جنگ کے بعد شیعوں اور کردوں کی بغاوت کو کچل دیا۔

۵۔ ۳۰ برسوں کے دوران سیاسی سرگرمیوں کو کچلتے رہے۔

۶۔ ۱۹۸۰ کی دہائی میں کردش برزانی قبیلہ کے افراد کو قتل کر دیا۔

۷۔ ۱۹۷۴ء میں شیعہ مذہبی رہنماؤں کو قتل کیا۔

اس کے علاوہ ان پر یہ الزام بھی ہے کہ انہوں نے عام تباہی کے ہتھیار بنائے جن میں کیمیکل، بایولوجیکل اور نیوکلیئر بم شامل ہیں۔

صدام حسین کا مقدمہ

صدام حسین کے مقدمہ کا فیصلہ کرنے کیلئے ایک خصوصی بنچ قائم کی گئی ہے جس میں ۵ جج شامل کئے گئے ہیں۔

ان کا دفاع کرنے کیلئے دنیا کے مشہور وکیلوں کی خدمات حاصل کی جا رہی ہے۔ ان میں سے ایک وکیل برطانیہ سے تعلق رکھتے ہیں جو کہ کئی مشہور مقدموں کی پیروی کر چکے ہیں۔

صدام حسین کے عراقی وکیل عبدالحق الانی نے اس مقدمہ کو کچھ دنوں بعد شروع کرنے کیلئے عرضی داخل کی تھی ان کا کہنا تھا کہ صدام کے دفاعی وکیلوں کو تیاری کیلئے صحیح وقت نہیں مل سکا ہے اس لئے یہ مقدمہ کچھ دنوں بعد شروع کیا جانا چاہئے لیکن ان کی اس پیشکش کو ٹھکرا دیا گیا۔

یہ مقدمہ براہ راست ٹی وی پر دکھایا جا سکتا ہے۔

یہ مقدمہ صرف ایک معاملہ کے تحت چلایا جائے گا جس میں صدام پر ۱۹۸۲ء میں ۱۴۰ شیعوں کے قتل کا الزام لگایا گیا ہے۔

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel Fax : (0091) 01872-220757
Tel Fax : (0091) 01872-221702
Tel : (0091) 01872-220814

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPER FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ
بدر قادیان
Weekly BADR Qadian
Qadian-143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA
Vol - 54 | Tuesday | 25 Oct 2005 | Issue No. 43

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs/- 250
By Air : 20 Pound or 40 U.S $
: 30 euro
By Sea : 10 Pound or 20 U.S

میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام

''یادر ہے کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے پس یقیناً سمجھو کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے ایسا ہی یورپ میں بھی آئے اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں آئیں گے اور بعض ان میں قیامت کا نمونہ ہوں گے اور اس قدر موت ہوگی کہ خون کی نہریں چلیں گی، اس موت سے پرند چرند بھی باہر نہیں ہوں گے اور زمین پر اس قدر سخت تباہی آئے گی کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا ایسی تباہی کبھی نہیں آئے گی اور اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائیں گے کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین و آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہوں گی یہاں تک کہ ہر ایک عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائیں گی اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں ان کا پتہ نہیں ملے گا۔ تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہوگا کہ یہ کیا ہونے والا ہے اور بہتیرے نجات پائیں گے اور بہتیرے ہلاک ہو جائیں گے۔

وہ دن نزدیک ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہیں کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانیوالی آفتیں ظاہر ہوں گی کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے یہ اس لئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں اگر میں نہ آیا ہوتا تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے ظاہر ہو گئے جیسا کہ خدا نے فرمایا وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا اور توبہ کرنے والے امان پائیں گے اور وہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں ان پر رحم کیا جائے گا کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم ان زلزلوں سے امن میں رہو گے یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو؟ ہرگز نہیں انسانی کاموں کا اس دن خاتمہ ہوگا۔ یہ مت خیال کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے۔ میں تو دیکھتا ہوں کہ شاید ان سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھو گے۔

اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چپ رہا مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا جس کے کان سننے کے ہوں سنے کہ وہ وقت دور نہیں۔ میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لو گے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے''

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد ۲۲ ص 269-268)

پھر فرماتے ہیں

''خدا تعالیٰ نے مجھے صرف یہی خبر نہیں دی کہ پنجاب میں زلزلے وغیرہ آفات آئیں گی کیونکہ میں صرف پنجاب کیلئے مبعوث نہیں ہوا بلکہ جہاں تک دنیا کی آبادی ہے ان سب کی اصلاح کیلئے مامور ہوں پس میں سچ سچ کہتا ہوں کہ یہ آفتیں اور یہ زلزلے صرف پنجاب سے مخصوص نہیں ہیں بلکہ تمام دنیا ان آفات سے حصہ لے گی اور جیسا کہ امریکہ وغیرہ کے بہت حصے تباہ ہو چکے ہیں یہی کسی دن گھڑی یورپ کیلئے درپیش ہے اور پھر یہ ہولناک دن پنجاب اور ہندوستان اور ہر ایک حصہ ایشیا کے لئے مقدر ہے جو شخص زندہ رہے گا وہ دیکھ لے گا'' (حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 ص 200 حاشیہ)

آپ فرماتے ہیں:۔

''یادر ہے کہ مسیح موعود کے وقت میں موتوں کی کثرت ضروری تھی اور زلزلوں اور طاعون کا آنا ایک مقدر امر تھا یہی معنے اس حدیث کے ہیں جو کہ لکھا ہے کہ مسیح موعود کے دم سے لوگ مریں گے اور جہاں تک مسیح کی نظر جائے گی اس کا قاتلانہ دم اثر کرے گا۔ پس یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ اس حدیث میں مسیح موعود کو ایک ڈائن قرار دیا گیا ہے جو نظر کے ساتھ ہر ایک کا کلیجہ نکال لے گا بلکہ معنے حدیث کے یہ ہیں کہ اس کے نفحات طیبات یعنی کلمات اس کے جہاں تک زمین پر شائع ہوں گے تو چونکہ لوگ اس کا انکار کریں گے اور تکذیب سے پیش آئیں گے اور گالیاں دیں گے اس لئے وہ انکار موجب عذاب ہو جائے گا۔ یہ حدیث بتلا رہی ہے کہ مسیح موعود کا سخت انکار ہوگا جس کی وجہ سے ملک میں مری پڑے گی اور سخت سخت زلزلے آئیں گے اور امن اٹھ جائے گا ورنہ یہ غیر معقول بات ہے کہ خواہ نخواہ نیکو کار اور نیک چلن آدمیوں پر طرح طرح کے عذاب کی قیامت آوے۔ یہی وجہ ہے کہ پہلے زمانوں میں بھی نادان لوگوں نے ہر ایک نبی کو منحوس قدم سمجھا ہے اور اپنی شامت اعمال اُن پر تھاپ دی ہے مگر اصل بات یہ ہے کہ نبی عذاب کو نہیں لاتا بلکہ عذاب کا مستحق ہو جانا اتمام حجت کیلئے نبی کو لاتا ہے اور اس کے قائم ہونے کیلئے ضرورت پیدا کرتا ہے اور سخت عذاب بغیر نبی کے قائم ہونے کے آتا ہی نہیں جیسا کہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا پھر یہ کیا بات ہے کہ ایک طرف تو طاعون ملک کو کھا رہی ہے اور دوسری طرف ہیبت ناک زلزلے پیچھا نہیں چھوڑتے؟ اے غافلو تلاش تو کرو تم میں خدا کی طرف سے کوئی نبی قائم ہو گیا ہے۔ جس کی تم تکذیب کر رہے ہو...... بغیر قائم ہونے کسی مرسل الٰہی کے یہ وبال تم پر کیوں آ گیا جو ہر سال تمہارے دوستوں کو تم سے جدا کرتا اور تمہارے پیاروں کو تم سے علیحدہ کر کے داغ جدائی تمہارے دلوں پر لگاتا ہے۔ آخر کچھ بات تو ہے کیوں تلاش نہیں کرتے......''

(تجلیات الٰہیہ روحانی خزائن جلد ۲۰ ص 401-399)

114واں جلسہ سالانہ قادیان 2005 مورخہ 26-27-28 دسمبر کو منعقد ہوگا

احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 114 ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کیلئے 26-27-28 دسمبر 2005 (بروز سوموار۔ منگل وار۔ بدھوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ **مجلس مشاورت**:: اسی طرح جماعتہائے احمدیہ بھارت کی 17 ویں مجلس مشاورت حضور انور کی منظوری سے جلسہ سالانہ کے معاً بعد مورخہ 29 دسمبر 2005ء (بروز جمعرات) کو منعقد ہوگی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک للّٰہی جلسہ میں شرکت کیلئے ابھی سے نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اور جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)